MON.17.June.2024
VOLUME:19 NO: 155
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز پیر 17/ جون 2024
جلد:19 شمار 155
10/ ذی الحجہ 1445ھ
قیمت:00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com--Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

نیٹ معاملے: 'این ٹی اے کا جائزہ لینے کی ضرورت'
جے رام رمیش نے سوال اُٹھائے

نئی دہلی:16 / جون (ایجنسیز) نیٹ یو جی 2024 کا نتیجہ آنے کے بعد سے ہی ملک بھر کے اس کے خلاف احتجاج ہو رہا ہے۔ دہلی سے لے کر، کولکاتا و راجستھان کے کوٹا تک میں طلبہ اس کے خلاف سڑکوں پر اترے ہوئے ہیں۔ طلبہ کا کہنا ہے کہ نیٹ امتحان کا پیپر لیک ہوا ہے اس لیے اسے منسوخ کیا جائے اور اس معاملے کی سی بی آئی سے جانچ کرائی جائے۔ اسی دوران کانگریس نے بھی نیٹ امتحان منعقد کرانے والے ادارے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (ای ٹی اے) پر سوالات اٹھائے ہیں۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے این ٹی اے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ پچھلی دہائی میں این سی ای آر ٹی کا پروفیشنلزم ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا ہے کہ 'میں 2014 اور 2019 کے درمیان صحت اور خاندانی بہبود سے متعلق پارلیمانی اسٹینڈنگ کمیٹی کا رکن تھا۔ مجھے یاد ہے کہ مجھے اس وقت نیٹ کے لیے وسیع پیمانے پر حمایت ملی تھی۔ لیکن وہاں ایسے ممبران پارلیمنٹ بھی تھے، خاص طور پر تمل ناڈو سے، جنہوں نے خدشات کا اظہار کیا کہ نیٹ سے سی بی ایس ای کے طلباء کو فائدہ ملے گا اور دوسرے بورڈ اور اسکولوں سے آنے والے طلباء کو نقصان پہنچے گا۔ جے رام رمیش نے مزید کہا کہ مجھے اب لگتا ہے کہ سی بی ایس ای کے اس معاملے پر مناسب تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا نیٹ امتیازی سلوک سے بھرا ہوا ہے؟ کیا غریب پس منظر کے طلباء کو مواقع سے محروم کیا جا رہا ہے؟ مہاراشٹر جیسی دیگر ریاستوں نے بھی نیٹ کے بارے میں گہرے شکوک کا اظہار کیا ہے۔ کانگریس کے لیڈر نے جائزہ لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کا اعتماد اور نیٹ کو جس طرح سے ڈیزائن اور پیش کیا جاتا ہے اس کے طریقوں پر بھی سنگین سوال کھڑے کیے گئے ہیں۔ پچھلی دہائی میں این سی ای آر ٹی کا خود کا پروفیشنلزم ختم ہوا ہے۔ توقع ہے کہ جب نئی اسٹینڈنگ کمیٹی تشکیل دی جائے گی تو وہ نیٹ، این ٹی اے اور این سی ای آر ٹی کا مکمل جائزہ لے گی اور اسے اولین ترجیح دے گی۔

مودی-شاہ ٹی ڈی پی-جے ڈی یو کو توڑ دیں گے! راؤت

ممبئی:16 / جون (ایجنسیز) شیوسینا-یو بی ٹی کے لیڈر اور راجیہ سبھا کے رکن سنجے راوت نے دعویٰ کیا ہے کہ اگر اسپیکر کا عہدہ بی جے پی کو مل جاتا ہے تو وہ حکومت کی حمایت کرنے والی پارٹیوں ٹی ڈی پی، جے ڈی یو اور ایل جے پی کو توڑ دے گی۔ اسی کے ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر ٹی ڈی پی لوک سبھا اسپیکر کے عہدے کے لیے اپنا امیدوار کھڑا کرتی ہے تو اپوزیشن انڈیا الائنس کے تمام اتحادی اس کی حمایت کو یقینی بنائیں گے۔ سنجے راؤت نے یہ بات اتوار (16 جون) کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوک سبھا کے اسپیکر کے عہدے کا انتخاب کا معاملہ کافی ہے۔ اگر یہ عہدہ بی جے پی کو مل جاتا ہے تو وہ حکومت کی مدد کرنے والی پارٹیوں کو توڑ دے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہمارا تجربہ ہے کہ بی جے پی ان لوگوں کو دھوکہ دیتی ہے جو اس کی حمایت کرتے ہیں، سنجے راؤت نے کہا کہ لوک سبھا اسپیکر کے انتخاب کا یہ معملہ اہم ہے۔ اس بار صورتحال 2014 اور 2019 سے مختلف ہے۔ حکومت مستحکم نہیں ہے۔ میں نے سنا ہے کہ ٹی ڈی پی اپنا امیدوار کھڑا کرنا چاہتی ہے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر کی گونج، مسجد اقصیٰ میں
نماز عید کی ادائیگی کے لیے ہزاروں کا اجتماع

بیت المقدس:16 / جون (ایجنسیز) اتوار کی صبح ہزاروں مسلمانوں نے مسجد اقصیٰ میں عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم تر قربانی کی یاد تازہ کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ مسجد اقصیٰ میں عید الاضحیٰ کا یہ اجتماع ساڑھے آٹھ ماہ سے جاری غزہ جنگ کے دوران پہلی عید الاضحیٰ تھی اور بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ کا بھرپور اظہار تھی۔ مغربی کنارے میں مختلف علاقوں سے بھی لوگوں نے نماز عید کے لیے مسجد اقصیٰ پہنچنے کی کوشش کی مگر ان کی راہ میں روایتی رکاوٹیں موجود رہیں۔ اسلیے یروشلم سے بڑی تعداد میں فلسطینی مسلمان مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئے۔ فلسطینی مردوں کے علاوہ فلسطینی خواتین بھی بڑی تعداد میں صبح سویرے ہی مسجد اقصیٰ پہنچنے کی کوشش میں نظر آئے۔ طلوع آفتاب کے ساتھ ہی یروشلم کے پرانے شہر میں لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہو چکی تھی۔ یہ سب لوگ مسجد اقصیٰ پہنچنے کے لیے روانہ تھے۔ مسجد کے خواتین کے لیے مختص احاطے کے باہر مٹھائیاں تقسیم کرنے کی روایتی سرگرمی جاری تھی۔ خواتین نے احاطے میں مساجد کے باہر مٹھائیاں تقسیم کیں اور پرانے شہر کی تنگ گلیوں میں تہواروں کا ہجوم جبکہ پرانے شہر کی گلیوں میں بھی لوگ موجود تھے، خیال رہے پرانے شہر کی گلیاں تنگ ہیں، جو اتوار کی صبح سے ہی تکبیرات ادا کرنے والوں کی آوازوں سے گونج رہی تھیں۔ اس سال عید الاضحیٰ کی تقریبات کی تیاریوں پر غزہ میں اسرائیلی جنگ کے سائے غالب رہے۔ اب تک اس جنگ میں 37296 فلسطینی جن میں بچوں، بچیوں اور خواتین کی تعداد زیادہ ہے شہید ہو چکے ہیں۔ اسرائیلی بمباری سے ہونے والی تباہی کے علاوہ فلسطینیوں کے معاشی حالات بھی کافی متاثر ہو چکے ہیں۔ فلسطینی اتھارٹی کی وزارت اقتصادیات نے چند روز پہلے ہی فلسطینیوں کی قوت خرید میں سخت کمی ہو جانے کا بتایا ہے۔ تاہم اس کے باوجود مسجد اقصیٰ کی طرف رواں دواں فلسطینیوں کے جذبہ بندگی و قربانی میں کوئی کمی نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ اللہ کی بارگاہ میں سربسجود ہونے کے لیے جوق در جوق پہنچے تھے۔ فلسطینی وزارت اقتصادیات نے حال ہی میں کہا ہے کہ حالیہ مہینوں میں بہت سے فلسطینیوں کی قوت خرید میں کمی آئی ہے۔

این سی ای آر ٹی کی کتاب سے بابری مسجد کا ذکر نکال دیا گیا
ایودھیا کے موضوع پر کی گئیں اہم تبدیلیاں

نئی دہلی:16 / جون (ایجنسیز) این سی ای آر ٹی کی 12ویں جماعت کی پولیٹیکل سائنس کی نئی کتاب منظر عام پر آئی ہے، جس میں بہت سی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ سب سے بڑی تبدیلی ایودھیا تنازعہ کے موضوع پر ہوئی ہے اور کتاب میں بابری مسجد کا ذکر تک نہیں کیا گیا ہے۔ مسجد کا نام لکھنے کے بجائے اسے 'تین گنبدوں والا ڈھانچہ' بتایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ موضوع کو چار کے بجائے دو صفحات میں سمیٹا گیا ہے۔ انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق ایودھیا تنازعہ کی معلومات دینے والے پرانے ورژن کو بھی ہٹا دیا گیا ہے۔ اس میں گجرات کے سومناتھ سے ایودھیا تک بی جے پی کی رتھ یاترا، کارسیوکوں کا کردار، 6 دسمبر 1992 کو بابری مسجد کی شہادت کے بعد فرقہ وارانہ تشدد، بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں صدر راج اور ایودھیا میں ہونے والے واقعات پر بی جے پی کا اظہار افسوس شامل ہے۔ بارہویں جماعت کی پولیٹیکل سائنس کی پرانی کتاب میں بابری مسجد کو 16ویں صدی کی مسجد کے طور پر متعارف کرایا گیا تھا جسے مغل بادشاہ بابر کے جنرل میر باقی نے تعمیر کیا تھا۔ اب نئی کتاب میں اس کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے، 'تین گنبدوں والا ڈھانچہ 1528 میں شری رام کی جائے پیدائش پر بنایا گیا تھا لیکن اس ڈھانچے کے اندرونی اور بیرونی حصوں پر ہندو علامات و باقیات کو واضح طور پر دیکھا جا سکتا تھا۔ ایودھیا تنازعہ کا ذکر کرنے والی پرانی کتاب میں فیض آباد (اب ایودھیا) ضلع عدالت کے حکم پر فروری 1986 میں مسجد کے تالے کھولے جانے کے بعد 'دونوں طرف سے' محاذ آرائی کی بات کی گئی تھی۔ اس میں فرقہ وارانہ تناؤ، سومناتھ سے ایودھیا تک رتھ یاترا، دسمبر 1992 میں رام مندر کی تعمیر کے لیے سویم سیوکوں کے ذریعے کی کارسیوا، مسجد کی شہادت اور اس کے بعد جنوری 1993 میں ہوئے فرقہ وارانہ فسادات کا ذکر کیا گیا تھا۔ پرانی کتاب میں بتایا گیا تھا کہ کیسے بی جے پی نے ایودھیا میں ہوئے واقعات پر افسوس کا اظہار کیا اور سیکولرازم پر سنجیدہ بحث کا ذکر کیا۔ مذکورہ بالا باتوں کو نئی کتاب میں ایک نئے پیراگراف سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ نئی کتاب میں لکھا ہے کہ 1986 میں تین گنبدوں والے ڈھانچے کے حوالے سے ایک اہم موڑ آیا، جب فیض آباد (اب ایودھیا) کی ضلعی عدالت نے ڈھانچے کے تالے کھولنے کا حکم دیا، جس سے لوگوں کو وہاں عبادت کرنے کی اجازت دی گئی۔ یہ تنازعہ کئی دہائیوں سے چل رہا تھا کیونکہ ایسا مانا جاتا ہے کہ تین گنبدوں والا ڈھانچہ ایک مندر کو منہدم کرنے کے بعد شری رام کی جائے پیدائش پر تعمیر کیا گیا تھا۔ نئی کتاب میں مزید لکھا گیا ہے کہ اگرچہ مندر کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا لیکن مزید تعمیر پر پابندی برقرار رہی۔ ہندو برادری نے محسوس کیا کہ شری رام کی جائے پیدائش کے حوالے سے ان کے تحفظات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے، جبکہ مسلم برادری نے ڈھانچے پر اپنے قبضے کے لیے ضمانت طلب کی۔ اس کے بعد دونوں برادریوں کے درمیان اس کے مالکانہ حقوق کو لے کر تناؤ بڑھ گیا جس کی وجہ سے تنازعہ اور قانونی جدوجہد دیکھنے کو ملی۔ دونوں برادریوں کے لوگ طویل عرصے سے چلے آ رہے اس تنازعے کا منصفانہ حل چاہتے تھے۔ 1992 میں ڈھانچے کے انہدام (شہادت) کے بعد کچھ ناقدین نے یہ بات کہی کہ اس نے ہندوستانی جمہوریت کے اصولوں کے لیے بڑا چیلنج کھڑا کر دیا ہے۔ پولیٹیکل سائنس کی کتاب کے اس نئے ورژن میں ایودھیا تنازعہ پر سپریم کورٹ کے فیصلے پر ایک ذیلی حصہ شامل کیا گیا ہے۔ اس کا عنوان 'قانونی کارروائی سے خوش اسلوبی سے قبولیت تک' ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی سماج میں تنازعات فطری ہیں لیکن ایک کثیر المذہبی اور کثیر الثقافتی جمہوری سماج میں یہ تنازعات عام طور پر قانون کی پیروی سے حل کیے جاتے ہیں۔ کتاب میں ایودھیا تنازعہ پر 9 نومبر 2019 کو سپریم کورٹ کی آئینی بنچ کے فیصلے کا ذکر ہے۔ اس فیصلے نے مندر کی تعمیر کا راستہ تیار کیا۔ کتاب میں لکھا گیا ہے کہ فیصلے میں رام مندر کی تعمیر کے لیے متنازعہ جگہ شری رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر ٹرسٹ کو الاٹ کی گئی اور متعلقہ حکومت کو ہدایت دی گئی کہ وہ سنی سنٹرل وقف بورڈ کو مسجد کی تعمیر کے لیے مناسب جگہ الاٹ کرے۔

حج 2024: رمی جمرات کے بعد حجاج کرام کا طواف کعبہ

مکہ مکرمہ:16 / جون (ایجنسیز) سعودی عرب میں عید الاضحیٰ کے پہلے روز رمی جمرات کرنے والے حجاج کرام 'طواف افاضہ' کے لیے مسجد حرام میں پہنچنا شروع ہو گئے۔ خیال رہے کہ کل یعنی ہفتے کو حجاج کرام نے میدان عرفات میں رکن اعظم ادا کیا تھا۔ خطبہ حج کے بعد حجاج کرام نے ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے بعد مزدلفہ کا رخ کیا۔ نصف شب کے بعد حجاج کرام کے قافلے منیٰ کی طرف پلٹے جہاں انہوں نے علی الصبح رمی جمرات کے مناسک ادا کیے۔ دوسری طرف انتظامیہ نے حجاج کرام کی آسانی اور ان کے ہجوم کو قابو میں رکھنے کے لیے ہنگامی پلان پر عمل درآمد جاری رکھا ہے۔ فیلڈ ایمرجنسی پلان کے دوران حجاج کرام کو انتظامی، سکیورٹی اور صحت کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں تا کہ حجاج کرام اپنے مناسک سہولت کے ساتھ ادا کر سکیں۔ دریں اثناء سعودی عرب کی وزارت داخلہ کے سکیورٹی ترجمان کرنل طلال بن شلہوب نے اعلان کیا کہ حج سکیورٹی پلانز کا پہلا مرحلہ کامیابی کے ساتھ مکمل ہو گیا۔ چوبیس گھنٹے کے دوران حجاج کرام نے وقوف عرفہ کے ساتھ ساتھ کئی دوسرے اہم مناسک ادا کر لیے۔ انہوں نے ترویہ کا دن اور رات منیٰ میں بسر کئے۔ اس موقع پر انہیں بہترین سہولیات اور خدمات فراہم کی گئی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ عرفات سے مزدلفہ تک سفر اور وہاں پر رات کا قیام حج پلان کا دوسرا مرحلہ تھا اور یہ مرحلہ بھی کامیابی سے مکمل ہو گیا ہے۔ عید الاضحیٰ کے روز حاجیوں نے قربانی دینے کے ساتھ ساتھ طواف افاضہ اور ایام تشریق کے دیگر مناسک ادا کئے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال کے حج میں سب سے بڑا چیلنج زیادہ درجہ حرارت ہے۔ اس دن گرمی کی تھکن اور سن اسٹروک کا سامنا کرنے والے حجاج کی تعداد تقریباً 569 تک پہنچ گئی۔

مندر کے احاطہ میں گائے کا سر پھینکنے کے
چار ملزمین پر این ایس اے لگا دیا گیا

رتلام (مدھیہ پردیش)16 / جون (ایجنسیز): مدھیہ پردیش کے جاورا ٹاؤن کے ایک مندر کے احاطہ میں گائے کا کٹا ہوا سر پھینکنے کے چار ملزمین پر سخت قانون نیشنل سیکیورٹی ایکٹ (این ایس اے) لگا دیا گیا۔ موٹر سائیکل سوار دو افراد نے جمعہ کی صبح گائے کے کٹے ہوئے اعضاء ضلع رتلام کے ٹاؤن میں واقع مندر کے احاطہ میں پھینکے تھے۔ چار افراد کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ہفتہ کے دن بتایا کہ چار ملزمین سلمان میواتی (24 سالہ)' شاکر قریشی (19 سالہ)' نوشاد قریشی (40 سالہ) اور شاہ رخ ستار (25 سالہ) پر این ایس اے لگا دیا گیا۔ میواتی اور قریشی کو جمعہ کے دن گرفتار کیا گیا تھا جبکہ نوشاد اور ستار کی گرفتاری جمعرات کو عمل میں آئی تھی۔ جمعہ کے دن بعض ہندو تنظیموں نے احتجاج کیا تھا اور جاورا بند منانے کی اپیل کی تھی۔ جاورا کے قاضی شہر حافظ بھورو نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ٹاؤن میں امن و ہم آہنگی برقرار رکھیں۔

دہلی جل بورڈ کے دفتر میں توڑ پھوڑ، عآپ نے لگایا بی جے پی پر الزام

نئی دہلی:16 / جون (ایجنسیز) دہلی حکومت کی عام آدمی پارٹی کی وزیر آتشی سنگھ نے دہلی جل بورڈ میں بی جے پی کے ذریعے توڑ پھوڑ کا الزام عائد کیا ہے۔ انہوں نے اتوار (16 جون) کو ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ جنوبی دہلی کے سابق رکن پارلیمنٹ رمیش بدھوڑی بی جے پی کے غنڈوں کو لے کر چھتر پور کے دہلی جل بورڈ کے دفتر پہنچے اور وہاں جم کر توڑ پھوڑ کی۔ ہم نے اس کی ویڈیو پولیس کو دے دی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ایل جی کے ماتحت آنے والی دہلی پولیس بی جے پی کے سابق ایم پی رمیش بدھوڑی کے خلاف ایف آئی آر درج کرے گی؟ اس ضمن میں دہلی جل بورڈ کے دفتر کے سامنے احتجاج کی بھی تصویر سامنے آئی ہے جس میں دیکھا جا سکتا ہے کہ دہلی جل بورڈ کے دفتر میں توڑ پھوڑ ہوئی ہے۔ احتجاج کرنے والوں نے جل بورڈ کے دفتر پر پتھراؤ کیا اور یہ سب پولیس کی موجودگی میں ہوا ہے۔ پریس کانفرنس میں عام آدمی پارٹی کی وزیر آتشی سنگھ نے کہا کہ بی جے پی کی سازش کا دوسرا قدم یہ ہے کہ جتنا بھی پانی دہلی کے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ میں جمع ہوتا ہے اتنا پانی پائپ لائن کے ذریعے آگے بھیجا جاتا ہے۔ اب ان پائپ لائنوں کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ بی جے پی کے لیڈر کیسے ٹوٹی پائپ لائن کے آگے پہنچتے ہیں اور فوٹو کلک کراتے ہیں۔ کل جنوبی دہلی کو پانی سپلائی کرنے والی پائپ لائن جو سونیا وہار سے جنوبی دہلی کو پانی دیتی ہے، وہ ٹوٹی ہوئی پائی گئی۔ عام آدمی پارٹی کی وزیر نے پریس کانفرنس میں یہ سوال اٹھایا ہے کہ کیا یہ پائپ لائن جان بوجھ کر توڑی گئی؟ کیونکہ یہ خود سے تو ٹوٹی نہیں ہوگی۔ یہ بھی سازش کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی اس وقت شدید گرمی کا سامنا کر رہا ہے۔ اس مشکل وقت میں بھی بی جے پی نے دہلی کے لوگوں کو پریشان کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ بی جے پی دہلی کے لوگوں کے خلاف سازش کر رہی ہے۔ اس سازش کے تین حصے ہیں۔ جس کا پہلا حصہ ہریانہ کی بی جے پی حکومت کو دہلی کے حق کا پانی رکوانا ہے، جس کی وجہ سے وزیر آباد واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ پر پانی کا ایک بوند نہیں بچا ہے۔

ہریانہ میں کوئی بھی خود کو محفوظ محسوس نہیں کر رہا: ہڈا

کرنال: 16 / جون (ایجنسیز) لوک سبھا انتخابات کے بعد کانگریس پارٹی ہریانہ میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کی تیاری میں لگ گئی ہے۔ ریاستی کانگریس صدر ادے بھان نے 72 پلس ※ کے نعرے کے ساتھ اسمبلی انتخابات لڑنے کا اعلان کیا ہے۔ اتوار کو کرنال میں کانگریس ورکرس کانفرنس میں سابق وزیر اعلی بھوپیندر سنگھ ہڈا اور ریاستی صدر ادے بھان نے بی جے پی پر سخت نشانہ لگایا۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ ہمارے کارکنوں نے لوک سبھا انتخابات میں منوہر لال کے خلاف بہت سخت جنگ لڑی۔ پہلے ہمارے پاس ایک سیٹ نہیں تھی، آج 5 سیٹیں مل گئی ہیں۔ بی جے پی کا گراف گرا ہے۔ ہم کرنال میں الیکشن ہار گئے لیکن حوصلے بلند رکھنے چاہئیں۔ ہمارا ہدف ہریانہ اسمبلی انتخابات میں 72 پلس ※ (72 سے زیادہ) سیٹیں جیتنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بی جے پی کو بے نقاب کرنا ہے۔ حکومت کو بتانا چاہیے کہ ہریانہ پر اتنا قرض کیسے چڑھ گیا، ہریانہ روزگار میں کیوں پیچھے ہے، نظم و نسق کی صورتحال کیوں خراب ہے؟ اس بار عوام بی جے پی کو مسترد کرنے والے ہیں جو کسانوں کی حالت زار، خواتین، پہلوانوں سے ناروا سلوک، ملازمین اور اساتذہ کی ہراسانی کی ذمہ دار ہے۔ ہریانہ کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس لیڈر بھوپیندر سنگھ ہڈا نے کہا کہ پارٹی کے لیے دن رات کام کرنے والے کارکنوں کا شکریہ، یہ آغاز ہے۔ اصل معرکہ تو آگے ہے، بیٹھنا، رکنا، جھکنا نہیں ہے۔ ہمیں آگے بڑھنا ہے اور اپنے مقصد کو حاصل کرنا ہے۔ پچھلے دس سالوں میں بی جے پی حکومت جھوٹے وعدے کرنے کے ساتھ بدعنوانی میں بھی ملوث رہی ہے۔ انہوں نے کہا، ''آج ہم پورے ملک میں بے روزگاری میں پہلے نمبر پر ہیں۔ جرائم میں اضافہ ہوا ہے۔ ہریانہ میں سماج کا کوئی بھی طبقہ خود کو محفوظ محسوس نہیں کر رہا ہے۔ ہماری پہلوان بیٹیوں کو جنتر منتر پر گھسیٹا گیا۔ آج تک انہیں انصاف نہیں ملا، کسان کی آمدنی دوگنی نہیں ہوئی۔

سرکاری کالج میں غنڈہ گردی کا واقعہ
پروفیسر پر لاٹھیوں اور مرچ پاوڈر کے ساتھ حملہ

بھوپال:16 / جون (ایجنسیز) مدھیہ پردیش کے جے ایچ پی جی کالج کے ایک پروفیسر پر کیمپس میں لاٹھیوں اور مرچ پاوڈر کے ساتھ وحشیانہ حملہ کیا گیا۔ یہ واقعہ جمعہ کی دوپہر اس وقت پیش آیا جب حملہ آوروں کے ایک گروپ نے جس میں 5 تا 7 افراد شامل تھے' لاٹھیوں اور مرچ پاوڈر کے ساتھ کالج کے احاطہ میں داخل ہو گیا۔ ان کا نشانہ اسسٹنٹ پروفیسر نیرج دھاکڑ تھے جن کا تعلق سنسکرت ڈپارٹمنٹ سے ہے۔ حملہ آوروں نے وقت ضائع کئے بغیر پروفیسر دھاکڑ کی آنکھوں میں مرچ پاوڈر ڈال دیا اور لاٹھیوں سے مار پیٹ کرنے کے بعد انہیں بے بس کر دیا۔ سی سی ٹی کیمروں میں یہ سارا واقعہ قید ہو گیا ہے۔ فوٹیج میں دیکھا جا سکتا ہے کہ حملہ آور سنسکرت ڈپارٹمنٹ میں گھس چکے ہیں اور پروفیسر دھاکڑ پر وحشیانہ حملہ کر رہے ہیں جو اس وقت طلباء کے ساتھ بات چیت میں مصروف تھے۔ عینی شاہدین نے اس خوفناک منظر کی یاد تازہ کرتے ہوئے بتایا کہ حملہ آوروں نے پروفیسر دھاکڑ کو اس وقت تک مار پیٹ کی جب تک کہ وہ نیچے گر کر بیہوش نہیں ہو گئے۔ قریب ٹھہرے ہوئے دیگر فیکلٹی ارکان اور طلباء نے حملہ آوروں کو روکنے کے لیے کوئی مداخلت نہیں کی۔ حملہ آوروں کے فرار ہونے کے بعد ہی پروفیسر دھاکڑ کے ساتھی ان کی مدد کے لیے پہنچے اور انہیں ڈسٹرکٹ ہاسپٹل پہنچایا۔ طبی رپورٹس سے اس بات کی توثیق ہوئی کہ پروفیسر دھاکڑ شدید زخمی ہوئے ہیں۔ ان کے سر، ہاتھوں اور پیروں پر چوٹیں آئی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پروفیسر دھاکڑ اور ان کے ایک سابق طالب علم انوٹھا کر کے درمیان کچھ عرصہ قبل ہوئی بحث و تکرار کے نتیجہ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ صرف ایک مہینہ پہلے پروفیسر دھاکڑ اور انوٹھا کر کے درمیان اس وقت بحث و تکرار ہو گئی تھی جب کالج کے اسکالرشپ پروگرام میں کچھ بے قاعدگیاں سامنے آئی تھیں۔ انوٹھا کر کو مبینہ طور پر پروفیسر دھاکڑ کی سرکاری مہر اور لیٹر ہیڈ استعمال کرتے ہوئے پکڑا گیا تھا۔ اس کے نتیجے میں جو اختلافات ہوئے تھے وہ آج تک جاری ہیں۔

اداکار سلمان خان نے کولکاتا میں ممتا بنرجی سے کی ملاقات

کولکاتا:16 / جون (ایجنسیز) بالی ووڈ اداکار سلمان خان نے ہفتہ کے روز مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی سے ان کی کالی گھاٹ رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ سلمان خان 4.25 بجے کے قریب وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ پہنچے، اس دوران مداحوں کی بڑی تعداد سپر اسٹار کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے سڑکوں پر جمع ہو گئی۔ ممتا بنرجی نے ایک فیس بک پوسٹ میں لکھا، ''میں آج اپنی رہائش گاہ پر مشہور فلمی اداکار سلمان خان سے مل کر بہت خوش ہوں۔ ہم نے سینما کی دنیا سے لے کر آرٹ، معاشرے اور لوگوں کی ترقی تک کے مختلف موضوعات پر بامعنی گفتگو کی۔ مصروف شیڈول کے درمیان یہاں آنے پر میں سلمان کا خصوصی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ وہ بہتر صحت کے ساتھ کامیابی کی سیڑھیاں چڑھتے رہیں۔ میں اس کے مستقبل کے لیے انہیں اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتی ہوں۔'' حکام نے بتایا کہ سلمان نے وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ پر تقریباً 30 منٹ گزارے۔ اداکار ایسٹ بنگال فٹ بال کلب کی صد سالہ تقریبات میں شرکت کے لیے شہر میں تھے، جو شام دیر گئے منعقد ہونے والی تھی۔ حکام کے مطابق سلمان جس ہوٹل میں ٹھہرے ہیں وہاں سکیورٹی سخت کیے گئے ہیں۔

Building a STRONG FOUNDATION for Your Child's Future
Assuffa Group
18th
دینی و عصری علوم کا بہترین امتزاج
الصُّفہ انٹرنیشنل اسکول
Govt. Recognised
Assuffa International SCHOOL & JR. COLLEGE
الصُّفہ انٹرنیشنل نے خوابوں کو حقیقت میں بدل دیا۔۔
Nanded's First Semi English FULL DAY SCHOOL
معیاری تعلیم اسلامی تربیت
اب اسکول کی نصابی تعلیم کے ساتھ ساتھ
Super 20 Batch
IIT NEET JEE CA CIVIL SERVICE
FOUNDATION COURSE
OLYMPIADS IMO IEO NSO IGKO NCO
(All Competitive Exams and Olympiads Preparation)
Admissions OPEN 7th 8th 9th 10th
Limited Seats Hurry Up...!!
Alhamdulillah... Work in Progress
Features
Strengthens basic concepts in Maths, Physics, Chemistry, Biology & Reasoning.
Enhances Problem-solving ability.
Exposure to Subjective & Objective Questions.
Helps prepare for future competitive examinations.
Doubt Sessions.
Regular Test/Practice Papers
Assuffa Educational Campus
Galli No. 17, Tipu Sultan Road
Near Masjid Munawara, Barkatpura, Nanded.
91466 46 111, 91466 46 222

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
17.June. 2024

لداخ کے 'آئس مین' جنھوں نے ہمالیہ میں مصنوعی گلیشیئرز بنا کر کسانوں کی زندگی آسان بنائی

کانیکا گپتا

انڈیا کے زیر انتظام کشمیر میں ایک مقامی شخص نے کسانوں کی فصلیں سیراب کرنے کے لیے ہمالیہ میں مصنوعی گلیشیئرز بنائے ہیں جس نے فصل کی بوائی کے وقت پانی کی کمی کو دور کرنے کا ایک پائیدار حل مہیا کیا ہے۔ لداخ کے گاؤں تھسکے سے تعلق رکھنے والے آلو کے کاشتکار ڈولکر نے گزرے دور کو یاد کرتے ہوئے بتایا 'مجھے یاد ہے کہ بچپن میں یہاں اتنی زیادہ برف پڑتی تھی جو تقریباً میرے گھٹنوں کے برابر تک آتی تھی لیکن اب نہ تو بارش ہوتی ہے اور نہ ہی اتنی برف باری ہوتی ہے۔' ڈولکر کے آباؤ اجداد آلو کے کاشتکار رہے تاہم اب انھوں نے اپنی خاندانی آمدنی کو گزرتے سالوں میں ایسے ہی کم ہوتے دیکھا ہے جیسے ان کے آبائی شہر کے آس پاس پہاڑوں پر برف کے ڈھیر میں کمی دیکھنے کو ملی ہے۔ ڈولکر کا گاؤں لداخ کے دارالحکومت لیہ سے مشرق کی جانب 19 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'آلو کے کاشتکاروں کے طور پر ہماری ماہانہ آمدن 70 ہزار روپے تک تھی جو اب گھٹتے گھٹتے 20 ہزار ماہانہ تک پہنچ گئی ہے۔'

پگھلتے گلیشیئرز

تین ملین ہیکٹر کے رقبے پر پھیلے ہوئے 55 ہزار ہمالیائی گلیشیئرز جو پولر کیپس (قطبین کے برف سے ڈھکے ہونے کو Polar caps کہا جاتا ہے) کے علاوہ برف کے سب سے بڑے تودوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تاہم اب موسمیاتی تبدیلیوں سے ہمالیہ کا نازک ماحولیاتی نظام شدید متاثر ہونے کے خطرات سے دوچار ہے اور اس سے خطے کی معیشت، ماحولیات اور ایکولوجی بھی متاثر ہو گی۔ اگلی صدی کے آخر تک ہمالیہ کے گلیشیئرز کا ایک تہائی حصہ ختم ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے اور ایسا ہونے سے ایشیا کے دریائی نظام میں بڑی تبدیلیاں آئیں گی جو تقریباً ڈیڑھ ارب لوگوں کو پانی فراہم کرتے ہیں۔ ان گلیشیئرز کے پگھلنے سے جہاں فصلوں کی پیداوار متاثر ہو گی وہیں تقریباً 13 کروڑ کسانوں کی روزی روٹی بھی داؤ پر لگ جائے گی جو ان گلیشیئرز سے پگھلنے والے پانی پر انحصار کرتے ہیں۔ لداخ کی آب و ہوا سرد اور خشک ہے اور یہاں اوسطً 8.86 ملی میٹر سالانہ بارش ہوتی ہے۔ جس لیے اس خطے کے 80 فیصد کسان اپنی فصلوں کو سیراب کرنے کے لیے گلیشیئرز پر انحصار کرتے ہیں۔ تاہم گذشتہ 30 سالوں کے دوران برف باری میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے جس کی وجہ سے پہاڑوں پر برف کا احاطہ کم ہوا ہے اور اس کے نتیجے میں گلیشیئر پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ ندی کا پانی آبادی کے لیے ناکافی ہے اور ہمالیائی دیہاتوں میں پانی کی شدید قلت ہے۔ لیکن ڈولکر کے گاؤں میں ایک مقامی انجینیئر نے ایک جدید تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے گلیشیئرز کے اس بحران کا مقابلہ کرنے کی ٹھان لی۔ چوانگ نورفل کو 'آئس مین آف لداخ' کے نام سے بھی پہچانا جانے لگا ہے جنھوں نے تھکسی کے قریب واقع گاؤں نانگ میں کامیابی کے ساتھ ایک مصنوعی گلیشیئر بنا ڈالا ہے۔ اپنے مشن کے حصے کے طور پر نورفل نے ان تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے مختلف دیہاتوں کا سفر کیا۔ ان دوروں کے دوران انھوں نے جانا کہ 80 فیصد کسان برف پگھلنے سے حاصل ہونے والے پانی پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ گلیشیئر سے آنے والا پانی کاشتکاری کے لیے اہم ہے تاہم یہ جون کے وسط میں بہنا شروع ہوتا ہے جبکہ بوائی کا موسم اپریل میں شروع ہوتا ہے۔ سردیوں کی طوالت کی وجہ سے غیر استعمال شدہ پگھلا ہوا پانی دریاؤں میں بہہ جاتا ہے۔ کمیونٹی کے لیے اس قیمتی وسیلے کو محفوظ رکھنے کے لیے نورفیل نے ایک مصنوعی گلیشیئر بنانے کا فیصلہ کیا۔ اور اسی سوچ کو پروان چڑھا کر لداخ کے علاقے کے 10 دیگر دیہاتوں میں بھی انھوں نے مصنوعی گلیشیئر بنا ڈالے۔ ہم پانی خود نہیں بنا سکتے۔ لہٰذا ہمارا واحد راستہ یہ ہے کہ ہمارے پاس جو ذرائع دستیاب ہیں ان ہی کو استعمال کیا جائے۔ نگ نامی گاؤں بھی انھی میں سے ایک گاؤں ہے۔ لداخ کے علاقے میں لیہ شہر سے تقریباً 30 کلومیٹر کی دوری پر واقع گاؤں نگ سطح سمندر سے 780,3 میٹر کی بلندی پر واقع ہے اور یہاں صرف 334 افراد آباد ہیں۔ نگ میں لوگوں کا واحد ذریعہ معاش زراعت ہے جس کی اہم فصلیں آلو اور گندم ہیں۔ خطے کے بہت سے دیہاتوں کی طرح نگ میں کوئی مستقل گلیشیئر نہیں ہے اور پانی کی فراہمی قدرتی چشموں اور ندیوں سے ہوتی ہے۔ تاہم یہ پانی کسانوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں۔ خاص طور پر اپریل اور مئی میں فصلوں کی بوائی کے اہم موسم میں پانی کی شدید قلت ہو جاتی ہے۔ یہ صورت حال زراعت کے لیے ایک چیلنج بن کر سامنے آتی ہے خصوصاً موسم بہار کے دوران گندم، آلو اور دیگر فصلوں کے کھیتوں کو سیراب کرنے میں انھیں دشواری ہوتی ہے کیونکہ موسم گرما تک برفانی پگھلنے کا عمل نہیں ہوتا ہے۔ رواں سال کسانوں کو غیر یقینی موسمی نمونوں کا سامنا کرتے ہوئے اپنی زرعی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی میں پریشانی کا سامنا رہا۔ اور اس دوران وہ اس مخمصے کا شکار رہے کہ آنے والے موسم کے لیے بوائی جائے یا نہیں۔ اگرچہ وہ فصل نہ لگاتے تو انھیں آمدنی کے نقصان کا خطرہ تھا اور اگر بوائی کی جاتی تو اس کے لیے پانی کے وسائل کی دستیابی کا خدشہ برقرار تھا۔ موسمی تبدیلیوں کے اثرات کے مدنظر 87 سالہ انجینیئر نورفیل نے ایک جدید تکنیک متعارف کروائی جو کسانوں کو ان کی پیداوار میں کمی سے روکتی ہے اور گلیشیئرز کو ان کے گاؤں کے نزدیک لاتی ہے۔ نورفیل کا کہنا ہے کہ مرکزی گلیشیئر سے جون کے مہینے میں پانی آنا شروع ہوتا ہے۔ 'ہم پانی نہیں بنا سکتے۔ لہٰذا ہمارا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم اپنے پاس دستیاب ذرائع کو ہی استعمال کریں۔' نورفیل کہتے ہیں کہ گلیشیئر کے پانی کو بطور وسیلہ استعمال کرنے کا خیال ان کے پاس وہاں سے آیا جہاں سے انھیں اس کی کم سے کم توقع تھی اور وہ جگہ تھی ان کے گھر کے پیچھے موجود باغ کانل۔ وہ کہتے ہیں۔ 'ہم سردیوں میں پانی کو رواں رکھنے کے لیے نلکوں کو کھلا رکھتے ہیں ورنہ پانی پائپوں میں جم جاتا ہے اور ان کے پھٹنے کا خطرہ ہوتا ہے تاہم، یہ پانی عام طور پر صرف بہہ کر ضائع ہو جاتا ہے۔ نورفیل نے برف کے اس چھوٹے سے ٹکڑے کا مشاہدہ کیا جو ان کے رواں نلکوں میں سے ایک کے نیچے بن گیا تھا۔ پانی ایک سایہ دار جگہ کے نیچے جمع ہوا اور پھر وہاں جم گیا تھا، کیونکہ اس پر براہ راست دھوپ نہیں پڑ رہی تھی۔ انھیں خیال ایا کہ اگر وہ ضائع شدہ پانی کو جمع کر کے انھیں منجمد کر سکیں وہ پورے گاؤں کے لیے ایک مصنوعی گلیشیئر بنا سکتے ہیں۔ نورفیل نے اسی حکمت عملی کے ساتھ مختلف اونچائیوں پر متعدد گلیشیئرز بنا ڈالے جو پورے ایک گاؤں کو فائدہ پہنچانے کے لیے کام کریں گے گاؤں کے قریب ترین سب سے کم اونچائی پر واقع گلیشیئر سب سے پہلے پگھلتا ہے۔ اور موسم بہار میں بوائی کے شروع میں ضروری آبپاشی کا پانی مہیا کرتا ہے۔ جوں جوں درجہ حرارت بڑھتا ہے توں توں زیادہ اونچائی پر موجود گلیشیئر پگھلنے لگتے ہیں اور یوں نیچے کے کھیتوں کو پانی کی مسلسل اور بروقت فراہمی یقینی بن جاتی ہے۔

آئس وال تکنیک کیا ہے

یہ گاؤں انتہائی بلند و بالا پہاڑوں کے دامن میں بسا ہوا ہے جہاں آنے والے مہمانوں کا استقبال یہاں لگا وہ بورڈ کرتا ہے جو نورفیل کے مشہور مصنوعی گلیشیر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ گلیشیئر خطے کے مخصوص پہاڑوں پر 30 منٹ کے پر پیچ راستوں پر واقع ہیں۔ برف کے تودے ابتدائی 10 منٹ میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ سوریا نارایانن مصنوعی گلیشیئرز سمیت پانی کے انتظام کے حل فراہم کرنے والی کمپنی 'ایکرز آف آئس' کے شریک بانی ہیں اور وہ سوئٹزرلینڈ کی یونیورسٹی آف فریبرگ میں مصنوعی برف کے ذخائر کے حوالے سے پی ایچ ڈی کر رہے ہیں اور فی الحال اس بات پر تحقیق کر رہے ہیں کہ برف کے گلیشیئر پانی کے تحفظ کو کیسے بڑھا سکتے ہیں۔ نگ گاؤں سے تعلق رکھنے والے بالاسوبرامنین کا کہنا ہے کہ 'گاؤں میں پانی ذخیرہ کرنے کا ایک منفرد نظام ہے جس میں پہاڑ کے اوپر ایک منجمد نہر شامل ہے جو وادی تک پھیلی ہوئی ہے۔ نہر کے ساتھ موجود چٹان کی دیواریں مخصوص طریقے سے پانی کی رفتار کم کر دیتی ہیں جس سے جمنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ ان چٹانی دیواروں کا مقصد پانی جمنے کی شرح کو بڑھانا ہے، جس کے نتیجے میں پوری وادی برف کی چادر تان لیتی ہے۔ بالاسوبرامنین کا کہنا ہے کہ یہ منفرد جدید طریقہ کار کامیاب رہا ہے۔ ان کے مطابق گاؤں کی پانی کی فراہمی میں 20 فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔' یہ گلیشیئر اپریل کے اہم مہینوں میں اب تک تقریباً 10 دیہاتوں کو پانی فراہم کر کے فائدہ پہنچا رہا ہے۔ ہم دو مزید گلیشیئر تعمیر کر رہے ہیں۔ یہ زمینی پانی کو ری چارج کرنے کا ایک بہت اچھا حل بھی ہے جو لداخ میں زیادہ سیاحت کی وجہ سے تیزی سے کم ہو رہا ہے۔' نگ کے کسان گلیشیئر بنانے کی اس حکمت عملی پر انتہائی خوش ہیں۔ یہ منصوبہ پانی کی رسائی میں ان کے لیے ایک بہتر تبدیلی لایا ہے۔ رگزین وانگیال نگ گاؤں کے ایک 44 سالہ کسان ہیں جن کا کہنا ہے کہ اس منصوبے سے پہلے سے پہلے فصلوں کے لیے مطلوبہ پانی حاصل کرنا مشکل تھا۔ 'مصنوعی گلیشیئر ہونے سے پہلے ہمارے لیے پانی کی مطلوبہ مقدار حاصل کرنا مشکل تھا۔ اگرچہ وہاں بہت زیادہ برف تھی جو بہت دور گرتی تھی اس لیے اسے پگھلنے میں کافی وقت لگتا تھا، اور ہمارے پاس آنے میں اس سے بھی زیادہ وقت لگتا تھا۔ اس تاخیر کا مطلب تھا کہ ہماری فصل کی کٹائی دیر سے ہوئی تھی، اور بعض اوقات ہمارے کھیت خشک ہو جاتے تھے کیونکہ ہمارے پاس پانی دستیاب نہیں ہوتا تھا۔' لداخ کے دیہاتوں میں ان مصنوعی گلیشیئر کے منصوبوں کے نفاذ کے لیے سرگرم غیر سرکاری تنظیم لیہہ نیوٹریشن پروگرام (LNP) ہے جس میں 2013 میں بھرتی کیے گئے ٹیم کے ابتدائی کارکنوں میں سے ایک ونگیال ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ 'ہم نے پانی کے بہاؤ کو موڑنے کا مشکل کام انجام دینے کے لیے اس وقت بیلچہ اٹھایا جب درجہ حرارت نقطہ انجماد پر تھا۔ میرے پاس اس وقت گرم جوتے بھی نہیں تھے، لیکن میں نے یہ کام کمیونٹی کے لیے کیا۔ اور اب مصنوعی گلیشیئر ہمارے لیے پانی کا پہلا ذریعہ ہیں۔' نورفیل نے 1995 میں اس تنظیم میں شمولیت اختیار کی تاکہ وہ اپنے مصنوعی گلیشیئر پروگرام کو زیادہ مؤثر طریقے سے آگے بڑھا سکیں۔ ان کی کامیابی کو ہر جگہ سراہا گیا یہاں تک کہ ان کی خدمات کے لیے انڈیا کے سب سے بڑے شہری اعزازات میں سے ایک پدم شری ایوارڈ بھی دیا گیا۔ ان کے تخلیقی اور منفرد کام نے دیگر منصوبوں کے لیے ایک تحریک کا کام کیا مثلاً لداخ میں سونم وانگچک کا آئس سٹوپا جس میں منجمد پانی پگھلنے اور کاشت کے موسم میں تقسیم ہونے سے پہلے سٹوپا کی مخروطی شکل اختیار کرتا ہے۔ تاہم، نورفیل وانگچک کے اس منصوبے پر کچھ تحفظات بھی رکھتے ہیں۔ 'برف کے سٹوپا بھی ایک حل ہیں، اور آپ کو (گلیشیئرز کے برعکس) احتیاط سے سائٹ کا انتخاب کرنے کی ضرورت نہیں تاہم یہ سادہ اور کم قیمت مصنوعی گلیشیئرز کے مقابلے میں بہت مہنگے اور پیچیدہ بھی ہیں۔'

عالمی مسئلے کا مقامی حل

ماہرین کا کہنا ہے کہ مصنوعی گلیشیئر پانی کے وسائل کے انتظام کی ایک طاقتور حکمت عملی ہیں۔ اگرچہ وہ عالمی گلیشیئر پگھلنے کے مسئلے کو حل نہیں کر سکتے تاہم وہ دنیا بھر میں متعدد کمیونٹیز کو درپیش خطرات سے مؤثر طریقے سے نمٹ سکتے ہیں جن کا بہت زیادہ انحصار گلیشیئرز پر ہے۔ امریکہ کی کارنیگی میلن یونیورسٹی کے شعبہ سول اور ماحولیاتی انجینیئرنگ کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈیوڈ رونس کا کہنا ہے کہ 'یہ ایک بہت ہی بہترین خیال ہے جس کے حالیہ مقالے میں اکیسویں صدی کے آخر تک دنیا کو گلیشیئرز کی حجم 25 سے 40 فیصد کے درمیان کم ہونے کا خطرہ ظاہر کیا گیا ہے۔' رونس کہتے ہیں کہ 'ان خطوں میں استعمال کیے جانے والے طریقے جن میں آئس سٹوپا اور گلیشیئرز شامل ہیں، کامیابی سے چلتے نظر آ رہے ہیں۔ یہ طریقے بہت سارے پانی کا ذخیرہ کر سکتے ہیں اور اونچے پہاڑوں میں رہنے والی آباد کے لیے میٹھے پانی کے قیمتی وسائل مہیا کرتے ہیں لیکن جب ہم اس مسئلے کے بارے میں سوچتے ہیں، تو یہ ہے کہ درجہ حرارت صرف اس وقت تک بڑھتا ہی رہے گا جب تک کہ ہم بطور عالمی معاشرہ مل کر قدم نہیں اٹھاتے۔' ہمالیہ میں موسمیاتی لچک پر کام کرنے والی ایک بین الحکومتی تنظیم انٹرنیشنل سینٹر فار انٹیگریٹڈ ماؤنٹین ڈیولپمنٹ (آئی سی آئی ایم او ڈی) نیپال نے حال ہی میں ایک رپورٹ جاری کی ہے جس میں پالیسی سازوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ خطے میں موسمیاتی تبدیلیوں کے بدترین اثرات کے لیے تیار رہیں۔ رپورٹ میں یہ نتیجہ بھی اخذ کیا گیا ہے کہ ان تبدیلیوں سے انسانی زندگی اور فطرت کے لیے سنگین نتائج ہوں گے۔ آئی سی آئی ایم او ڈی کی ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل ایزابیلا کوزیل نے کہا، 'ایشیا میں دو ارب لوگوں کے پانی کا انحصار یہاں کے گلیشیئرز اور برف پر ہے۔ کرائیوسفر (زمین کی سطح کا وہ حصہ جہاں منجمد پانی کے ذخائر ہیں) کو کھونے کے نتائج کا تصور بھی محال ہے۔ ہمیں تباہی کو روکنے کے لیے لیڈرز کی ضرورت ہے۔' رونس کا 2023 کا مطالعہ پانی کی فراہمی اور لاکھوں لوگوں کی روزی روٹی کو برقرار رکھنے میں چھوٹے گلیشیئرز کی اہمیت کو واضح کرتا ہے خصوصاً وسطی یورپ اور اونچے پہاڑی ایشیا جیسے خطوں میں یہ اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ رونس کہتے ہیں 'یہ چھوٹے گلیشیئرز نگ اور تھسکی جیسی پہاڑی مقامی آبادیوں کے لیے اہم ہیں۔' عالمی سطح پر (نارفیل کی) تکنیک پر غور کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ دنیا بھر میں چلی اور وسطی یورپ جیسی بہت سی کمیونٹیز، پانی کے ان وسائل پر انحصار کرتی ہیں۔ اس لیے یہ پانی سے متعلق چیلنجوں کا سامنا کرنے والی مختلف عالمی برادریوں کے لیے ایک مؤثر مقامی حل ہو سکتا ہے۔' تاہم وہ مزید کہتے ہیں کہ چھوٹے پیمانے کے ایسے منصوبے آب و ہوا کے حل کے بجائے نقصان کی تخفیف کی محض تکنیک ہیں۔ اور یہ سوچنا کہ یہ حکمت عملی عالمی سطح پر گلیشیئرز کے نقصان کو روک سکے گی، بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوگا۔' نورفیل کا خیال ہے کہ ان کی سادہ، کم لاگت تکنیک ایک دیرپا طریقہ ضرور ہے۔ 'ہم پانی پیدا نہیں کر سکتے لیکن ہم دستیاب ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔ گاؤں کے لوگوں کو شامل کر کے، ہم قابل افراد کو تربیت دے سکتے ہیں کہ وہ اس کی دیکھ بھال خود سنبھال سکیں۔ یہ مصنوعی گلیشیئرز دیہاتوں میں ندیوں کو دوبارہ بنانے میں بھی مدد کرتے ہیں، جو پانی کا ایک اہم ثانوی ذریعہ ہیں۔'

عیدالاضحیٰ اور قربانی: یہودیت، عیسائیت اور ہندومت جیسے مذاہب میں قربانی کا تصور

اور چی او تھو ند ریلا

پاکستان میں مسلمانوں کا تہوار عید الاضحیٰ یا عید قربان پیر کو شروع ہو رہا ہے۔ یہ پیغمبر ابراہیم کی اس قربانی کی یاد میں منایا جاتا ہے جب وہ اپنے بیٹے کو قربان کرنے پر تیار ہو گئے تھے۔ ابراہیم کو عیسائیت اور یہودیت دونوں میں ابراہم کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ ان سے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم نے ایک خواب دیکھا تھا جسے انھوں نے خدا کی طرف سے ایک پیغام کے طور پر لیا جس میں ان سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے اسماعیل کو خدا کی اطاعت کرتے ہوئے قربان کر دیں۔ جب انھوں نے بیٹے کو بتایا تو اسماعیل نے اسے قبول کر لیا اور اپنے والد سے حکم کی تعمیل کرنے کو کہا۔ پھر پیغمبر ابراہیم جب اپنے بیٹے کو قربان کرنے والے تھے تو خدا نے انھیں روک دیا اور اس کی جگہ قربانی کے لیے ایک دنبہ بھیجا۔ دنیا بھر کے مسلمان رسمی طور پر مختلف قسم کے مویشیوں کی قربانی دیتے ہیں۔ روایتی طور پر قربانی ان لوگوں پر لازم ہے جن کے پاس ایسی دولت ہے جو ان کی ضرورت سے زیادہ ہے۔ تو دوسرے بڑے مذاہب میں قربانی کے بارے میں کیا تصورات ہیں؟ ہندومت، یہودیت اور عیسائیت میں جانور کی قربانی کو کس طرح دیکھا جاتا ہے؟

یہودیت

تاریخ اسلام میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو عیسائیت اور یہودیت میں بھی مشترک ہیں۔ برطانیہ کے لیو بیک کالج میں تعلیمی خدمات کے سربراہ ربی گیری سومرز کا کہنا ہے کہ یہودی صحیفوں میں مختلف قربانیوں کی وضاحت کی گئی ہے، جن میں سے ہر ایک کے مخصوص اوقات اور مقامات ہیں۔ وہ کہتے ہیں 'آج کل ہم ان قربانیوں پر عمل نہیں کرتے کیوں کہ جن مقامات پر یہ رسومات ادا کی جاتی تھیں، وہ اب موجود نہیں ہیں۔ اس کے جگہ آج ہم عبادات کے ذریعے ان قربانیوں کو یاد کرتے ہیں۔' ربی ڈاکٹر بریڈلی شیوٹ آرٹسن امریکن یہودی یونیورسٹی کے نائب صدر اور زیگلر سکول آف ربانی سٹڈیز کے ایبنر اینڈ روز لین گولڈ سٹائن ڈین ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ 'رومیوں کے ہاتھوں دوسرے ہیکل کی تباہی کے بعد یہودیت میں جانوروں کی قربانی کی اجازت نہیں تھی۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ اب اس پر مستقل طور پر پابندی عائد کر دی گئی ہے جبکہ کچھ کا خیال ہے کہ مسیح کے آنے کے بعد اسے بحال کر دیا جائے گا۔' یہودیوں کے لیے ہیکل سے مراد ٹیمپل ماؤنٹ ہے جو یروشلم کے پرانے شہر میں ہوا کرتا تھا اور جہاں آج مسجد اقصیٰ ہے۔ یہودی اس یقین کے ساتھ ہیکل کی تعمیر نو کے لیے دعا کرتے ہیں کہ وہ وہاں جانوروں کی قربانی دوبارہ شروع کر سکیں۔ اگرچہ زیادہ تر یہودی ہیکل کی غیر موجودگی کی وجہ سے جانوروں کی قربانی نہیں کرتے ہیں تاہم یروشلم میں کچھ گروہ جیسے سامری اب بھی فسح کے تہوار کے دوران قربانی کرتے ہیں۔ دوسرے لوگ قربانی کے جانور کے مساوی رقم عطیہ کر دیتے ہیں۔ چاہے بھیڑ ہو، بھینس ہو، گائے ہو یا بکری قربانی کا جانور مذہبی طور پر موزوں یا 'کوشر' ہونا چاہیے۔ ڈاکٹر آرٹسن کہتے ہیں 'صرف کوشر جانوروں کو ذبح کرنے کی اجازت تھی جن میں سے کچھ کو قربان گاہ پر جلایا گیا تھا، کچھ کو پادریوں کے اہل خانہ کو دیا گیا تھا اور کچھ کو قربانی دینے والوں اور ان کے اہل خانہ نے کھا لیا تھا۔' اگرچہ براہ راست قربانی عام نہیں ہے لیکن گوشت کا استعمال بہت سے تہواروں کا لازمی حصہ ہے۔ جانوروں کی قربانی کے لیے یہودی رسومات متنوع ہیں اور قربانی کے مقصد کے مطابق مختلف ہیں۔ اس سے قبل یہودیت کے تین مذہبی تہوار پیسا (فسح)، شووت (تہواروں کا ہفتہ) اور سکلوٹ (خیموں کا تہوار) جانوروں کی قربانی کے حوالے سے اہمیت رکھتے تھے۔ برطانیہ کے لیوبیک کالج میں تعلیمی خدمات کے سربراہ ربی گیری سومرز بتاتے ہیں کہ دیگر تہواروں جیسے روش ہشانہ (یہودی نیا سال) اور یوم کپور (کفارہ کا دن) میں بھی جانوروں کی قربانی شامل ہے۔ پیغمبر ابراہیم کی قربانی کا قصہ یہودی صحیفوں میں بھی ملتا ہے۔ تاہم، جانوروں کی قربانی کرنے کا حکم بعد میں آیا اور یہودیوں کے لیے تھوڑا سا مختلف تھا۔

عیسائیت

یہودی صحیفوں اور بائبل کے پرانے عہد نامے میں بہت کچھ مشترک ہے۔ ڈھاکہ میں کا فرل کیتھولک چرچ کے پادری ڈاکٹر پروشنتو ٹی ریبیرو کہتے ہیں کہ 'عہد نامہ قدیم کی کتابیں، خاص طور پر لیوی 17 اور ڈیوٹرونمی میں اس بات کی تفصیل دی گئی ہے کہ جانوروں کی قربانی کس طرح کی جاتی ہے۔ عموماً یہ تہواروں کے دوران صبح یا شام کے اوقات میں کی جاتی تھی۔' اس زمانے میں توبہ اور گناہوں کی مغفرت کی امید میں جانوروں کی قربانی کی جاتی تھی لیکن اس رواج پر اب مذہبی طور پر عمل نہیں کیا جاتا کیونکہ مسیح کی موت کو آخری قربانی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ عیسائیت میں حضرت عیسیٰ کو 'خدا کا میمنا' قرار دیا جاتا ہے۔ اگرچہ قربانی کا کوئی خاص مذہبی طریقہ کار نہیں ہوتا لیکن بہت سے معاملات میں 'اگر کوئی نیت کرتا ہے یا خدا سے وعدہ کیا جاتا ہے تو مختلف طریقوں سے قربانی کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر ریبریو کا کہنا ہے کہ یہودی تعلق کے علاوہ عیسائیت میں خالق کے نام پر جانوروں کی قربانی کی کوئی روایت نہیں تھی۔ تاہم گوشت کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ بہت سے ممالک میں یہودیوں کے تہوار فسح کے موقع پر بھیڑ کا گوشت کھانا روایت ہے اور ریبیرو کے مطابق اٹلی میں ان کے قیام کے دوران ایسٹر سے پہلے بھیڑ کا گوشت کھانا تقریباً لازمی محسوس ہوا۔ تاہم مذہبی مقاصد کے لیے جانوروں کی قربانی کی یہودی روایت کی طرح عیسائیت میں قربانی کا کوئی رواج نہیں ہے۔

ہندومت

اگرچہ ہندومت میں جانوروں کی قربانی کے موضوع پر تنازعات ہیں لیکن ہندوؤں کے ایک حصے میں اس پر عمل کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر انڈیا یا بنگلہ دیش کے بہت سے حصوں میں، مذہبی رسومات میں جانوروں کی قربانی دی جاتی ہے جس میں درگا پوجا اور کالی پوجا جیسے تہوار شامل ہیں۔ چٹا گانگ یونیورسٹی کے سنسکرت شعبہ کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر کوشل برن چکرورتی کہتے ہیں کہ 'مختلف قدیم ہندو صحیفے جیسے رامائن مہا بھارت اور مقدس کتابیں جیسے پران جانوروں کی قربانی کا حوالہ دیتی ہیں۔' وہ مزید بتاتے ہیں کہ 'ہندو مت کی قدیم مذہبی کتابوں میں سے ایک رگ وید میں اس بات کا ذکر ہے کہ قربانی کے جانور کو آزادی ملتی ہے اور وہ غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے۔' سنہ 1500 اور 500 قبل مسیح کے درمیان ویدک دور میں جانوروں کی قربانی عام تھی۔ گوشت دیوتاؤں کو پیش کیا جاتا تھا اور پھر دعوتوں میں کھایا جاتا تھا۔ تاہم، جدید انڈیا میں جانوروں کی قربانی کے عمل کے بارے میں ماہرین کے درمیان مختلف آرا ہیں۔ ڈاکٹر چکرورتی کہتے ہیں کہ کچھ قدیم مندروں میں جانوروں کی قربانی اب بھی کی جاتی ہے۔ انھوں نے بنگلہ دیش میں ڈھکیشوری اور انڈیا میں تریپورہ سندری، کاماکھیا اور کالی گھاٹ کالی جیسے مندروں کا حوالہ دیا۔ تاہم ہندومت کی ایک اور ماہر ڈاکٹر روہنی دھرم پال کہتی ہیں کہ وہ جدید انڈیا میں بڑے پیمانے پر جانوروں کی قربانی کے بارے میں نہیں جانتی۔ ڈاکٹر چکرورتی کا کہنا ہے کہ ہندومت میں جانوروں کی قربانی کے جدید طریقوں میں اکثر قربانی کی روحانی اہمیت کے بجائے خود کو مطمئن کرنے، مقابلے یا لطف اندوزی پر زور دیا جاتا ہے۔ انھیں لگتا ہے کہ اس سے اس کی حرمت کم ہو جاتی ہے۔ انڈیا میں متعدد گروپوں نے رضاکارانہ طور پر مختلف مندروں میں جانوروں کی قربانی روک دی ہے اور مذہبی مقاصد کے لیے جانوروں کو ذبح کرنے پر پابندی کی حمایت کی ہے۔ سری لنکا نے ہندوؤں کی جانب سے جانوروں کی قربانی پر پابندی عائد کر دی ہے جبکہ نیپال میں کچھ لوگوں نے رضاکارانہ طور پر تہواروں پر جانوروں کی قربانی کو ختم کر دیا ہے۔

انڈیا کے مزدور استحصال کے باوجود کام کی تلاش میں خلیجی ممالک کا رخ کیوں کرتے ہیں؟

امرتا دروے

گذشتہ ہفتے کویت میں ایک کثیر المنزلہ عمارت میں آگ لگنے کے باعث 45 انڈین مزدور ہلاک ہو گئے جبکہ اس واقعے میں کئی افراد زخمی بھی ہوئے تھے۔ اکثر خلیجی ممالک میں حادثات رونما ہونے کے بعد مزدوروں کے خراب حالات زیر بحث آتے ہیں۔ لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنے نامناسب حالات کے باوجود انڈین مزدوروں کی ایک بڑی تعداد خلیجی ممالک کیوں جاتی ہے؟ انڈیا اور خلیجی ممالک (خلیج تعاون کونسل جی سی سی) کے درمیان تعلقات گذشتہ کئی دہائیوں پر محیط ہیں۔ سنہ 1981 میں قائم ہونے والے جی سی سی گروپ میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، عمان، بحرین، قطر اور کویت شامل ہیں۔ بڑی تعداد میں لوگ ملازمت کے لیے ان چھ ممالک کا رخ کرتے ہیں۔ انڈین وزارت خارجہ کی جانب سے جاری اعداد و شمار کے مطابق سنہ 2022 میں تقریباً 90 لاکھ انڈین شہری جی سی سی ممالک میں رہائش پذیر تھے۔ ان میں سب سے زیادہ یعنی 35 لاکھ سے زیادہ متحدہ عرب امارات میں مقیم تھے جبکہ 25 لاکھ کے قریب سعودی عرب میں رہتے تھے۔ اس کے علاوہ نو لاکھ سے زائد انڈین شہری کویت میں، آٹھ لاکھ قطر، ساڑھے چھ لاکھ عمان جبکہ بحرین میں تین لاکھ سے زائد انڈین آباد تھے۔ خلیجی ممالک میں انڈین شہریوں کے علاوہ دیگر جنوبی ایشیائی ممالک کے افراد کی ایک بڑی تعداد بھی آباد ہے۔ اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق خلیجی ممالک میں مجموعی طور پر ایک کروڑ 70 لاکھ سے زیادہ جنوبی ایشیائی شہری مقیم ہیں۔ انڈیا کے علاوہ پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا اور نیپال سے بھی لوگ کام کی تلاش میں یہاں آتے ہیں۔ کویت میں لگنے والی آگ میں ہلاک ہونے والے انڈین شہریوں میں سے اکثریت کا تعلق انڈیا کی ریاست کیرالہ سے تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انڈیا سے سب سے زیادہ کیرالہ اور گوا سے لوگ کام کی غرض سے جی سی سی ممالک جاتے ہیں۔

بلیو کالر نوکریاں

متحدہ عرب امارات میں تارکین وطن کارکنوں کے لیے قائم جاب پورٹل ہنٹر کی جانب سے کیے گئے ایک سروے کے مطابق کیرالہ سے بڑی تعداد میں لوگ 'بلیو کالر نوکریوں' کے لیے خلیجی ممالک جاتے ہیں۔ بلیو کالر جاب سے مراد وہ ملازمتیں ہیں جس میں جسمانی مشقت کی ضرورت ہوتی ہے جیسے فیکٹری یا تعمیراتی شعبے میں کی جانے والی مزدوری۔ تاہم پچھلے کچھ سالوں میں ملازمتوں کے لیے کیرالہ سے خلیجی ممالک کا رخ کرنے والے افراد کی تعداد میں کمی دیکھنے میں آئی ہے جبکہ اتر پردیش اور بہار سے جانے والے مزدوروں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ سروے کے مطابق جی سی سی ممالک کے تعمیراتی شعبے میں اتر پردیش، بہار، راجستھان اور تمل ناڈو سے آنے والے مزدوروں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ ہنٹر کے ایک اور سروے میں کہا گیا ہے کہ صحت کے شعبے میں ملازمتوں کے لیے مشرق وسطی اور شمالی افریقہ (MENA) علاقوں میں کام کرنے جانے والے لوگوں میں سب سے زیادہ تعداد کیرالہ سے تعلق رکھنے والوں کی ہے۔ جی سی سی ممالک میں دستیاب ملازمتوں میں زیادہ تعداد بلیو کالر نوکریاں ہیں۔ ان ملازمتوں کے لیے کسی خاص قابلیت یا کورس کی تکمیل کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ لوگ تعمیرات، صحت، مینوفیکچرنگ، نقل و حمل، مہمان نوازی اور خدمات کے شعبوں میں ملازمتوں کے لیے خلیجی ممالک کا رخ کرتے ہیں۔ تاہم خلیجی ممالک کی شہریت حاصل کرنے کے لیے وہاں طویل عرصے تک رہنا پڑتا ہے۔ یہ مدت 20 سے 25 سال ہے۔ جو لوگ کام کی غرض سے ان ممالک کا رخ کرتے ہیں وہ مخصوص ورک ویزا پر جاتے ہیں۔ اکثر ان تارکین وطن مزدوروں کو جی سی سی ممالک میں رائج کفالہ نظام کے مطابق بھرتی کیا جاتا ہے۔ اس نظام کے تحت مزدور اور آجر (کفیل) کے درمیان ایک معاہدہ طے ہوتا ہے جس کے مطابق ملازم کے ویزا، سفر، رہائش اور کھانے کے اخراجات کفیل کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ کیا کفالہ نظام تارکین وطن مزدوروں کے استحصال کا باعث بن رہا ہے؟ کئی سالوں سے اعتراضات اٹھائے جا رہے ہیں کہ کفالہ نظام تارکین وطن مزدوروں کے استحصال کا باعث بن رہا ہے۔ اس نظام کے تحت، مزدوروں کے پاسپورٹ اور دیگر اہم دستاویزات اکثر آجر اپنے قبضے میں رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ مزدور نہ تو اپنی مرضی سے انڈیا واپس جا سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی خواہش کے مطابق کوئی دوسری ملازمت لے سکتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایسے کارکنوں کو اجرت بھی کم دی جاتی ہے۔ اکثر و بیشتر ان کے رہنے کے لیے کیے جانے انتظامات بھی خاطر خواہ نہیں ہوتے ہیں۔ کفالہ نظام تمام خلیجی ممالک کے علاوہ اردن اور لبنان میں بھی رائج ہے۔ قطر نے سنہ 2020 کے اوائل میں کفالہ نظام کو ختم کرنے کا دعویٰ کیا تھا اور غیر ملکی کارکنوں کو ملازمتیں تبدیل کرنے یا اپنی مرضی سے ملک چھوڑنے کی آزادی دی تھی۔ لیکن اس کے باوجود قطر میں منعقد ہونے والے 2022 فیفا ورلڈ کپ کے دوران سٹیڈیم کی تعمیر میں حصہ لینے والے کارکنوں کے استحصال اور کام کے حالات کے بارے میں متعدد رپورٹس سامنے آئیں۔ مزدوروں کے استحصال کو روکنے کے لیے انڈین وزارت خارجہ بھی وقتاً فوقتاً معلومات اور رہنما خطوط جاری کرتی رہتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر کسی بھی ملک میں مقیم مزدور کو کسی قسم کے دھوکے کا سامنا کرنا پڑے تو وہ وہاں کے انڈین سفارت خانے سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔

استحصال کے باوجود انڈین ورکرز خلیجی ممالک کیوں جاتے ہیں؟

بہت سے مزدوروں کا خیال ہوتا ہے کہ اگر انھیں بیرون ملک ملازمت مل جائے تو اس سے ان کی زندگی بہتر ہو سکتی ہے۔ ان میں سے کچھ اپنا خواب پورا کرنے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ اکثر لوگوں کو ان ملازمتوں کے بارے میں اپنے جاننے والوں کے ذریعے معلومات ملتی ہیں اور وہ اسے قبول کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ ان جی سی سی ممالک میں بڑی تعداد میں ملازمتیں دستیاب ہونا بھی نقل مکانی کی ایک بڑی وجہ ہے۔ سنہ 2022 کا فٹ بال ورلڈ کپ قطر میں منعقد ہوا۔ اس ورلڈ کپ کے لیے سات سٹیڈیم، نئے ایئرپورٹ، میٹرو سروس، سڑکیں اور تقریباً 100 ہوٹل تعمیر کیے گئے تھے۔ جس سٹیڈیم میں ورلڈ کپ کا فائنل منعقد ہونا تھا اس کے اردگرد ایک پورا شہر بسایا گیا تھا۔ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے اندازے کے مطابق ورلڈ کپ کے لیے پانچ سے دس لاکھ افراد کام کی غرض سے قطر منتقل ہوئے۔ تاہم قطر کی حکومت کا کہنا تھا کہ صرف ان سٹیڈیمز کی تعمیر کے لیے 30 ہزار غیر ملکی کارکنوں کی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔ جی سی سی ممالک میں اب مزدوروں کے لیے قوائد و ضوابط رائج ہیں اور انڈین حکومت بھی خلیجی ممالک جا کر مزدوری کرنے والوں کے لیے پالیسیاں جیسے کہ کم از کم اجرت وغیرہ طے کرتی ہے۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ خلیجی ممالک کی کرنسیاں انڈین روپے کے مقابلے بہت مضبوط ہیں۔ اس فرق کی وجہ سے مزدوروں کو فائدہ ہوتا ہے۔ ایک بحرینی دینار تقریباً 221 انڈین روپے کا ہے جبکہ عمان کے ایک ریال کی قیمت 217 انڈین روپے کے لگ بھگ ہے۔ اس ہی طرح ایک کویتی دینار کی قیمت تقریباً 272 روپے ہے۔ جبکہ قطری ریال، سعودی ریال اور یو اے ای ریال کی قدر 22 سے 23 انڈین روپے کے قریب ہے۔

مزدوروں کے خلیجی ممالک جانے سے انڈیا کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جی سی سی ممالک انڈیا کے ساتھ تجارتی اور سرمایہ کاری میں شراکت دار ہیں۔ مزید یہ کہ ان ممالک کے پاس موجود تیل اور گیس کے قدرتی ذخائر انڈیا کے لیے اہمیت کے حامل ہیں۔ مئی 2014 سے دسمبر 2023 کے درمیان انڈیا کے وزیر اعظم نریندر مودی نے 10 بار خلیجی ممالک کا دورہ کیا تھا۔ سال 2021 میں جی سی سی ممالک سے 87 ارب امریکی ڈالر انڈیا بھیجے گئے۔ سنہ 2022 میں یہ رقم بڑھ کر 115 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئی۔ انڈین وزارت خارجہ کی طرف سے 17 ویں لوک سبھا میں پیش کی گئی رپورٹ کے مطابق خلیجی ممالک سے انڈیا کو دسمبر 2023 تک 120 ارب امریکی ڈالر موصول ہو چکے ہیں۔ خلیجی ممالک سے سب سے زیادہ رقوم انڈیا بھیجی جاتی ہیں۔ اس کے بعد جی سی سی ممالک میں مقیم مزدوروں کی جانب سے پاکستان، بنگلہ دیش، نیپال اور سری لنکا بھیجی جانے والی رقوم آتی ہے۔ ان چھ جی سی سی ممالک میں سب سے زیادہ متحدہ عرب امارات سے رقم انڈیا بھیجی جاتی ہے۔ اس کے بعد سعودی عرب، عمان، کویت، قطر اور بحرین کا نمبر آتا ہے۔ برطانوی راج کے بعد سے انڈیا سے لوگ کام کی غرض سے خلیجی ممالک جا رہے ہیں۔ چنمے تمبے عالمی امیگریشن کے مشہور سکالر ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جی سی سی ممالک میں 1970 کی دہائی سے شروع ہونے والی نقل مکانی تاریخ کا اہم حصہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ابتدائی دنوں میں خلیجی ممالک میں کام کے لیے جانے والوں کی تعداد کم تھی، لیکن 1930 کی دہائی تک برطانوی حکومت والے شہر عدن (جواب یمن میں ہے) میں تقریباً 10000 انڈین تھے۔ انڈیا میں ریلائنس انڈسٹریز کی بنیاد رکھنے والے دھیرو بھائی امبانی نے بھی ایک دہائی تک اس عدن بندرگاہ پر کام کیا تھا۔ تیل کی دریافت کے بعد خلیجی ممالک میں کام کے لیے آنے والوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ کتاب انڈیا موونگ اے ہسٹری آف مائیگریشن کے مطابق اس عرصے کے دوران اینگلو پرشین آئل کمپنی (APOC) کی جانب سے بڑی تعداد میں انڈین کارکنوں کو بھرتی کیا گیا تھا۔

شیخ رشید نے جنرل باجوہ پر عمران خان کی قیادت والی حکومت گرانے کا الزام لگایا

اسلام آباد۔ 16 رجون۔ ایم این این۔ عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید احمد نے دعویٰ کیا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کے سابق آرمی چیف جنرل (ر) قمر باجوہ عمران خان کی زیر قیادت حکومت گرانے کے پیچھے تھے۔ اے آر وائی نیوز کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے شیخ رشید احمد کا کہنا تھا کہ وہ جانتے ہیں کہ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کی زیر قیادت حکومت گرنے والی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ متحدہ قومی موومنٹ پاکستان نے مجھے (تحریک عدم اعتماد میں عمران خان کے خلاف ووٹ دینے کے لیے) آگاہ کیا تھا۔ عوامی مسلم لیگ کے سربراہ نے کہا، "میں نے عمران خان کو بتایا کہ ایم کیو ایم-پی نے واضح کر دیا ہے کہ حقیقی قوتوں کے اشارے پر حکومت گرائی جائے گی۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا جنرل باجوہ پی ٹی آئی کی حکومت گرانے میں ملوث تھے، انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ شیخ رشید احمد نے کہا کہ مجھ سمیت پاکستان کی سیاست میں کوئی بھی گیٹ نمبر 4 کے بغیر (پیشگی) کے نہیں آیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ پی ٹی آئی اور پاکستان حکومت کے درمیان مذاکرات نہیں دیکھتے۔ انہوں نے کہا کہ میں کامیاب مذاکرات نہیں دیکھ رہا ہوں اور نہ ہی اس کے لیے پر امید ہوں۔ شیخ رشید احمد نے کہا کہ 'شروع میں مذاکرات نہیں کر رہے تھے، اب مذاکرات کے لیے جو شرائط رکھی گئی ہیں وہ قبول نہیں کریں گے۔'

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام

کلثوم جویلرس

صرافہ بازار، ناندیڑ

پروپرائٹر: محمد انیس Mob: 9860871766

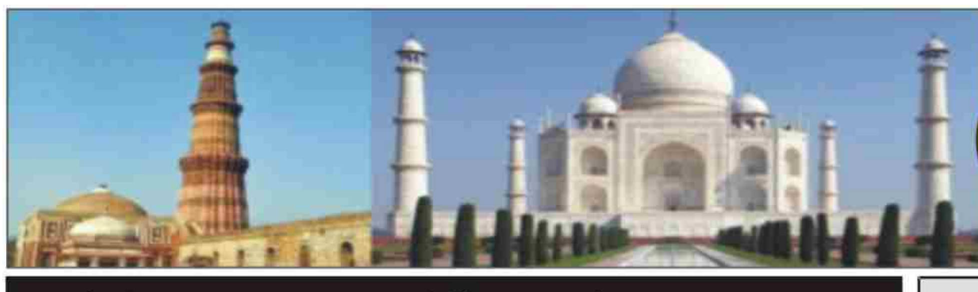

روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
17.June. 2024

آئی ایم ایف کے ساتھ اگلا معاہدہ بس آخری ہوگا۔شہباز شریف

اسلام آباد۔ 16 ؍جون۔ایم این این۔وزیر اعظم شہباز شریف نے ہفتے کے روز ملک کو بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) سے نجات دلانے کا وعدہ کرتے ہوئے کہا کہ عالمی قرض دینے والے کے ساتھ بیل آؤٹ پیکج کا اگلا معاہدہ ملکی تاریخ کا بس آخری معاہدہ ہوگا۔وزیر اعظم نے ہفتہ کو دفتر میں حکومت کے 100 دن مکمل ہونے پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ موجودہ آئی ایم ایف پروگرام پاکستان کی تاریخ کا آخری پروگرام ہوگا۔وزیر اعظم شہباز کے خطاب کی خاص بات، جو کہ مالی سال 2024-25 کے وفاقی بجٹ کے اجراء کے بعد پہلا خطاب تھا، ان کا یہ عہد تھا کہ پاکستان کا غیر ملکی امداد اور بیل آؤٹ پر انحصار ختم کر دیا جائے گا۔حکومت اس وقت فنڈ کے ساتھ قرض کے لیے بات چیت کر رہی ہے جس کا تخمینہ 6 بلین سے 8 بلین ڈالر کے درمیان ہے، کیونکہ پاکستان ڈیفالٹ کو روکنے کے لیے ایک قرض پروگرام کو محفوظ بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔وزیر اعظم شہباز شریف نے کہا کہ دنیا میں ایسے ممالک ہیں جنہوں نے ایک بار انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) سے مدد مانگی اور پھر کبھی ضرورت نہیں پڑی۔ہم 24 سے 25 بار آئی ایم ایف سے رابطہ کر چکے ہیں۔ میں آج آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر ہم اپنے پروگرام اور اہداف پر قائم رہے تو اگلا آئی ایم ایف معاہدہ پاکستان کی تاریخ کا آخری معاہدہ ہوگا۔وزیر اعظم نے خزانے پر بوجھ بننے والے تمام اداروں، وزارتوں اور محکموں کو ختم کرنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ صرف اس اقدام سے ٹیکس دہندگان کے اربوں روپے بچ جائیں گے۔ یہ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے تمام اداروں کو ختم کرے جن کا عوامی خدمت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔وزیر اعظم نے مزید کہا کہ یہ محکمہ بدعنوانی کے حوالے سے ”سب سے زیادہ بدنام“ کے طور پر جانا جاتا ہے۔انہوں نے مذکورہ محکمے کے مراعات اور مراعات بشمول تنخواہوں پر تنقید کی جو ان کے مطابق سالانہ 2 ارب روپے سے کم نہیں تھیں۔انہوں نے کہا کہ انہیں مختلف وزارتوں اور محکموں سے ترقیاتی کاموں کے لیے ملنے والے فنڈز کا حساب کئی سو ارب تک ہوگا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگر محکمہ کے پاس ترقیاتی فنڈز کے لیے سو ارب روپے کا پول ہے تو 50 فیصد یا اس سے زیادہ کرپشن میں چلا جاتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس مقصد کے لیے وزارتی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔وزیر اعظم نے یہ بھی اعلان کیا کہ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کی مکمل ڈیجیٹائزیشن کا کام دنیا کی اعلیٰ ترین کمپنیوں میں سے ایک کو سونپا گیا ہے۔ایف بی آر کے اندر نا اہل اہلکاروں کو سائیڈ لائن کر دیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ جب وہ اقتدار میں آئے تو اس وقت کے معاشی حالات سب پر عیاں تھے اور انہوں نے ملک کو ڈیفالٹ سے بچایا۔انہوں نے کہا کہ دانشمندانہ پالیسیوں کے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں اور اب معیشت بتدریج مستحکم ہو رہی ہے۔ وزیر اعظم نے یہ بھی نوٹ کیا کہ تمام معاشی اشارے مثبت راستے پر ہیں۔انہوں نے سابق پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ (پی ڈی ایم (اتحاد اور پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) کے سرکردہ رہنماؤں بشمول صدر آصف علی زرداری اور بلاول بھٹو زرداری، اور اتحاد کے سربراہ مولانا فضل الرحمان اور نواز شریف کو ملک کو مشکل اقتصادیات سے نکالنے کا سہرا دیا۔ صورت حال ”ہم نے مستقبل کے لائحہ عمل کی وضاحت کی ہے اور ہم اسے انتہائی ایمانداری اور سختی کے ساتھ آگے بڑھائیں گے۔ ہم ہر بچائی ہوئی پائی عوامی فلاح و بہبود پر خرچ کریں گے...ہم سرخ فیتہ کو ختم کر دیں گے۔

کراچی میں بجلی کے بلنگ فراڈ نے کراچی کے شہریوں میں تشویش میں مبتلا کیا

کراچی۔16 ؍جون۔ایم این این۔جیسے جیسے کراچی گرمی کے شدید درجہ حرارت کی لپیٹ میں ہے، وہاں کے رہائشی بجلی کی قیمتوں میں اضافہ اور بجلی کے زائد بلوں سے پریشان ہو رہے ہیں، جو پاکستان کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کے درمیان مالی دباؤ کو بڑھا رہے ہیں۔ مقامی لوگ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے حکام کی جانب سے طویل عرصے تک عدم توجہی پر مایوسی کا اظہار کرتے ہیں، جو وقت گزرنے کے ساتھ بہتر ہونے کے بجائے مزید خراب ہوتا جا رہا ہے۔کراچی کے ایک رہائشی محمود عمران نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا، 100 یا 200 یونٹس کے بجلی کے بل ہر گھر کے لیے ضروری ہیں، پھر بھی حقیقی استعمال سے قطع نظر یہ مسلسل زیادہ رہتے ہیں۔احتساب کی یہ کمی ناقابل قبول ہے۔ہمیں لوڈ شیڈنگ اور حد سے زیادہ بلوں کا سامنا ہے، بجلی ایک بنیادی ضرورت ہے جو ناقابل برداشت ہو رہی ہے۔ایک اور رہائشی، شہزاد، جو ایک تنخواہ دار ملازم ہے، نے صورتحال پر تنقید کرتے ہوئے کہا،”اوور بلنگ کا یہ بار بار ہونے والا مسئلہ، غیر متوقع لوڈ شیڈنگ اور بڑھتی ہوئی لاگت کے ساتھ، عوام کو نشانہ بنانے والے ایک اسکینڈل کی طرح محسوس ہوتا ہے۔قیمتوں میں مسلسل اضافہ اور بلنگ میں شفافیت کا فقدان۔عام شہریوں کے لیے بوجھل ہیں۔حال ہی میں، پاکستان شدید ہیٹ ویو کی لپیٹ میں ہے، جس کے نتیجے میں دادو اور جامشورو اضلاع میں اموات اور بڑے پیمانے پر ہیٹ اسٹروک کے کیسز سامنے آئے ہیں۔ڈان سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق دادو اور گردونواح میں درجہ حرارت 51 ڈگری سینٹی گریڈ تک بڑھنے کے ساتھ ہیٹ اسٹروک سے چار اموات اور متعدد کیسز رپورٹ ہوئے۔ متاثرین میں محمد افضل آرائیں، محمد عرس جانوری، بھان سعید آباد، حاجی دھنی بخش برہمانی، اور محمد وارث چاچڑ شامل ہیں، جنہوں نے ہیٹ ویو کے سنگین نتائج کو اجاگر کیا۔اس کے جواب میں، مقامی حکام نے رہائشیوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ گھر کے اندر رہیں اور شدید گرمی کے اثرات کو کم کرنے کے لیے ہائیڈریٹڈ رہیں۔گرمی کی لہر نے صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات کو بھی سخت کر دیا ہے، اللہ بخش کوریجو نے سول ہسپتال، دادو میں گیسٹرو میں مبتلا 300 بچوں کی آمد کی اطلاع دی۔سید عبداللہ شاہ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز، سہون سے تعلق رکھنے والے معین الدین صدیقی نے گرمی سے متعلق بیماریوں سے بچاؤ کے لیے احتیاطی تدابیر کی اہمیت پر زور دیا۔ صحت کے خدشات کے علاوہ، بجلی کی مسلسل بندش نے روزمرہ کی زندگی کو درہم برہم کر دیا ہے، جس سے دادو میں دکانداروں کو بجلی کی کمی سے نمٹنے کے لیے دن کے اوقات میں کام معطل کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔کراچی کے رہائشیوں کو درپیش جاری چیلنجز بجلی کے بلنگ کے تضادات کو دور کرنے اور ہیٹ ویو جیسے نازک دور میں بجلی کی قابل اعتماد فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے جامع اقدامات کی فوری ضرورت پر زور دیتے ہیں۔

بنگلہ دیش کی فوج چین سے درآمد شدہ ہتھیاروں سے ناخوش

’غیر معیاری ،’ناقص حصوں کی شکایت کی

ڈھاکہ۔16 ؍جون۔ایم این این۔چین کے فوجی ساز وسامان کے طویل عرصے سے خریدار بنگلہ دیش نے بیجنگ کے پاس اپنے درآمد شدہ فوجی ہارڈ ویئر کے ساتھ ناقص پرزوں کی فراہمی اور تکنیکی مسائل کے حوالے سے شکایات درج کرائی ہیں۔چین کے فوجی ہارڈ ویئر کے مسائل کا سامنا کرنے میں بنگلہ دیش اکیلا نہیں ہے۔ ای ٹی کی رپورٹ کے مطابق، دیگر ممالک، جیسے میانمار، کو بھی چینی لڑاکا طیاروں کے ساتھ مسائل کا سامنا ہے۔چینی دفاعی صنعت کے ماہرین کا کہنا ہے کہ بیجنگ کے پاس انتہائی جدید ترین فوجی ہارڈ ویئر تیار کرنے کے لیے ضروری مہارت کا فقدان ہے اور وہ ابھی تک جدید دفاعی ساز وسامان تیار کرنے والا اعلیٰ درجہ کا ادارہ نہیں سمجھا جاتا۔وہ الزام لگاتے ہیں کہ چین کی طرف سے فروخت کیے جانے والے زیادہ تر ہتھیار پرانی ٹیکنالوجی پر مبنی ہیں۔ ترقی پذیر ممالک اکثر چینی ہتھیار خریدتے ہیں کیونکہ ان کی قیمت مغرب سے ملتے جلتے نظاموں کے مقابلے میں کم ہے۔چین ایوی ایشن انڈسٹری کارپوریشن آف چائنا (اے وی آئی سی)، نورینکو، اور سی وی آئی سی جیسی سرکاری برآمدی تنظیموں کے ذریعے ہتھیار فروخت کرتا ہے۔اس معاملے سے واقف ذرائع نے ای ٹی کو بتایا، بنگلہ دیش کی فوج نے حال ہی میں چینی کمپنیوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ اپنے کارویٹ، پیٹرول دستکاری، اور ساحلی گشتی گاڑیوں کے لیے ناقص اسپیئر پارٹس فراہم کر رہی ہیں۔ان جہازوں میں مینوفیکچرنگ کی خرابیاں اور تکنیکی مسائل پائے گئے۔ایک الگ واقعے میں، بنگلہ دیشی فضائیہ نے چینی ساختہ F-7 لڑاکا طیاروں اور مختصر فاصلے کے فضائی دفاعی نظام میں تکنیکی مسائل کی اطلاع دی۔ فضائیہ کو اپنے چینی ساختہ K-8W طیاروں کے لیے گولہ بارود کی ترسیل کے فوراً بعد دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ ذرائع نے اشارہ کیا کہ بنگلہ دیش کے لڑاکا طیاروں پر چین کی طرف سے فراہم کردہ ہوائی مداخلت کے ریڈار اور ریڈار درستگی کے معیار پر پورا اترنے میں ناکام رہے ہیں۔ بنگلہ دیشی فوج نے مین بیٹل ٹینک چین کی نارتھ انڈسٹریز کارپوریشن (NORINCO) سے خریدے تھے۔تاہم، NORINCO کو مبینہ طور پر ان ٹینکوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لیے بنگلہ دیش کو پرزے فراہم کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔بنگلہ دیش کی بحریہ کو بھی دو چینی ساختہ فریگیٹس (بی این ایس عمر فاروق اور بی این ایس ابوعبیدہ) کے بنگلہ دیش کی مونگلا بندرگاہ پر پہنچنے کے فوراً بعد متعدد نقائص کا سامنا کرنے کے ساتھ چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔چینی کمپنیوں نے ان کشتیوں کی مرمت کے لیے اضافی ادائیگیوں کا مطالبہ کیا۔

پاکستان میں پولیس اہلکار نے ذاتی رنجش پر دو وکلا کو گولی مار کر ہلاک کر دیا

اسلام آباد۔16 ؍جون۔ایم این این۔ ہفتہ کو اٹک کے ضلع کچہری میں ایک افسوسناک واقعہ میں ایلیٹ فورس کے ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر (اے ایس آئی) نے مبینہ طور پر ذاتی رنجش کی وجہ سے دو وکلاء کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ڈسٹرکٹ بار اٹک کے سابق صدر ایڈووکیٹ اسرار احمد اور ایڈووکیٹ ذوالفقار مرزا نے مقتولین کی شناخت کی۔پولیس ترجمان کے بیان کے مطابق ایلیٹ فورس اٹک کے اے ایس آئی انتظار شاہ نے ایڈووکیٹ ملک اسرار پر مبینہ طور پر فائرنگ کی۔ڈان کی رپورٹ کے مطابق، دیرینہ تنازعہ، جس کے نتیجے میں ایڈوکیٹ ملک اسرار اور ان کے ساتھی ایڈووکیٹ ذوالفقار شاہ کی موت واقع ہوئی۔ڈی پی او اٹک سردار غیاث گل خان نے اس افسوسناک واقعے پر فوری ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے فوری کارروائی کو یقینی بنایا۔”واحد مشتبہ شخص کو گرفتار کر لیا گیا ہے، اور اٹک ایلیٹ فورس کے انچارج اور محرر کو غفلت برتنے پر حراست میں لے لیا گیا ہے۔گرفتاری کے بعد ملزم کو سٹی پولیس سٹیشن اٹک کی تحویل میں لے لیا گیا، جبکہ مقتول کی لاشوں کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔پنجاب کے انسپکٹر جنرل پولیس ڈاکٹر عثمان انور نے انصاف کے لیے عزم کا اظہار کرتے ہوئے یقین دلایا کہ ملزم کو قانون کے مطابق نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ڈاکٹر محمد مبشر احمد، ناظم شہر جماعت اسلامی ہند عظیم تر حیدرآباد کی جانب سے

عامتہ المسلمین کو عیدالاضحیٰ کی مبارکباد

حیدرآباد: 16 ؍جون: ڈاکٹر محمد مبشر احمد ناظم شہر جماعت اسلامی ہند عظیم تر حیدرآباد نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر عامتہ المسلمین کو عید قرباں کی پرخلوص مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ عید قرباں محض جانور کی قربانی کا نام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی میں حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسمٰعیلؑ کی یکسوئی اور سر تسلیم خم کرنے کی سنت کی تجدید کا پیغام ہے۔اپنے صحافتی بیان میں انہوں نے کہا کہ عیدالاضحیٰ سنت ابراہیمیؑ کی یاد تازہ کرتی ہے۔ ملت ابراہیمی کا فرد ہونے کی حیثیت سے ہم یکسوئی کے ساتھ حنیفیت، ابراہیمی مشن، دعوتِ توحید کے علمبردار بنیں۔انہوں نے کہا کہ عیدالاضحیٰ کا یہ موقع جہاں جذبہ قربانی کو پروان چڑھاتا ہے وہیں غریبوں اور ضرورتمندوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ڈاکٹر محمد مبشر احمد نے کہا کہ قربانی کے ایام میں صرف قربانی کا عمل ہی اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔لہٰذا مسلمان حتی الامکان قربانی کا اہتمام کریں۔ناظم شہر نے کہا کہ عید قرباں یہ درس دیتی ہے کہ اہل ایمان کے لئے اللہ کے احکام کی اطاعت و پیروی دنیا و مافیہا سے بہتر اور افضل ہے۔انہوں نے عید کے موقع پر پاکی وصفائی کو اختیار کرنے کی بھی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ راستوں اور گذرگاہوں پر قربانی نہ کریں۔صفائی، ستھرائی کا مکمل خیال رکھیں۔اپنے عمل سے کسی کو ایذا نہ پہنچائیں۔قربانی کے بعد خون، فضلات اور زائد اجزاء کو دفن کردیں یا کوڑا کرکٹ کے متعینہ مقامات تک پہنچائیں۔آخر میں اپنے دُعائیہ کلمات میں انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس عید کو ہم سب کے لیے عید سعید بنائے۔تمام مسلمانوں بالخصوص حجاج کرام کے حج و دیگر عبادتوں کو قبول کرے اور اُمت مسلمہ بالخصوص اہل غزہ، فلسطینیوں پر آزمائشوں کا خاتمہ فرمائے۔انہوں نے تمام مسلمانوں سے اہل فلسطین کو اپنی دعاوں میں یاد رکھنے کی تلقین کی۔

یوکرین کا چین پر امن کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کا الزام

کیف۔16 ؍جون۔ایم این این۔تیزی سے بدلتے ہوئے جغرافیائی سیاسی منظر نامے میں، چین یوکرین کے بحران پر اپنے مقاصد کو تبدیل کرنا جاری رکھے ہوئے ہے۔عوامی استعمال کے لیے، اس کا کہنا ہے کہ وہ یوکرین کے حوالے سے ”امن کے لیے مذاکرات کو فروغ دینے پر عمل پیرا ہے“، لیکن جب مشرقی یورپی ملک سوئٹزرلینڈ میں 15-16 جون کو امن سربراہی اجلاس منعقد کرنا چاہتا ہے، چین نے اس اجلاس سے غیر حاضر رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس پر یہ الزام بھی لگایا گیا ہے کہ وہ ممالک کو امن اجلاس میں شرکت سے روکنے کے لیے سخت محنت کر رہا ہے اور اس کے خلاف اٹھنے والی یہ انگلی یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی کی طرف سے آئی ہے۔ یوکرین کے صدر نے 3 جون کو سنگاپور میں شنگری لا ڈائیلاگ کے موقع پر منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں اپنی تقریر کے حوالے سے بی بی سی کے حوالے سے کہا کہ ”چین ان ممالک کے لیے کام کر رہا ہے کہ وہ امن سربراہی اجلاس میں نہ آئیں۔چین کی وزارت خارجہ کے ترجمان ماؤ ننگ نے اس الزام کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے شروع سے ہی اس ملاقات کو بہت اہمیت دی ہے اور اس بارے میں سوئٹزرلینڈ، یوکرین اور دیگر متعلقہ فریقوں کے ساتھ قریبی رابطے میں ہیں۔“ لمبے اور کھینچے ہوئے بیان کے باوجود، چینی وزارت خارجہ کے ترجمان مناسب وضاحت نہیں کر سکے کہ بیجنگ نے یوکرین پر امن سربراہی اجلاس کو کیوں چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ بلکہ اس نے امن سربراہی اجلاس پر چین کے موقف کو برقرار رکھنے کے لیے مایوس کن بیانیہ کا سہارا لیا، جیسا کہ اس نے کہا کہ سوئٹزرلینڈ میں مجوزہ امن کانفرنس اپنے مقصد کو پورا کرنے میں ناکام رہے گی۔چین ہمیشہ اس بات پر قائم رہتا ہے کہ بین الاقوامی امن کانفرنس کو روس اور یوکرین دونوں کی طرف سے تسلیم کرنے کے تین اہم عناصر، تمام فریقین کی مساوی شرکت اور تمام امن منصوبوں پر منصفانہ بحث کرنے کی ضرورت ہے۔بصورت دیگر، امن کانفرنس امن کی بحالی کے لیے شاید ہی کوئی اہم کردار ادا کر سکے۔چین کے اس فیصلے کے دفاع میں وزیر خارجہ وانگ یی نے کہا کہ آج دنیا میں کئی سربراہی اجلاس ہو رہے ہیں۔اس میں حصہ لینا ہے یا نہیں، چین اپنی پوزیشن کے مطابق آزادانہ طور پر فیصلہ کرے گا۔ہمیشہ، چین امن سربراہی اجلاس کے پیچھے اپنا وزن نہیں ڈالنا چاہتا اور روس کے ساتھ اپنے تعلقات کو خراب کرنا نہیں چاہتا، خاص طور پر جب صدر ولادیمیر کا گزشتہ ماہ بیجنگ کا دورہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو مزید گہرا کرنے کا باعث بنا۔درحقیقت یوکرین کے بحران کے بعد سے دونوں ممالک کے درمیان تجارت میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔2023 میں، دونوں ممالک کی تجارت ریکارڈ 240 بلین ڈالر تک پہنچ گئی، جو کہ 2021 کے بعد سے 64 فیصد سے زیادہ ہے۔ چائنا کسٹمز نے کہا کہ چین نے روس کو 111 بلین ڈالر مالیت کی اشیا برآمد کیں جبکہ مؤخر الذکر نے گزشتہ سال سابق کو 129 بلین ڈالر کی اشیا برآمد کیں۔

چین کی اقتصادی جدوجہد اور چپ جنگ کے اثرات

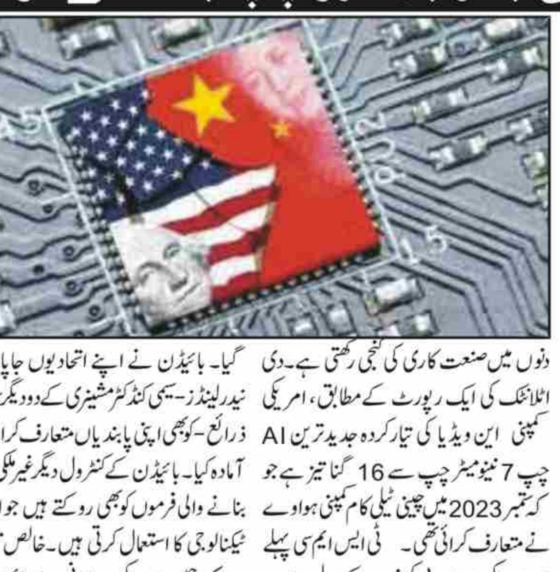

بیجنگ۔ 16 ؍جون۔ ایم این این۔چینی معیشت زبوں حالی کا شکار ہے۔ وبائی امراض کے بعد کا اچھال برقرار رکھنے کے لئے بہت مختصر تھا۔ صارفین کے جذبات کم ہیں۔ عام چینی ملک کی اقتصادی رفتار پر عدم اعتماد کے ظاہر میں اسٹاک اور دیگر مالیاتی آلات کے بجائے سونے میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ بیجنگ نے 2023 میں 5.2 فیصد نمو کی اطلاع دی لیکن روڈیم گروپ کے تجزیہ کاروں نے اعداد کی ساکھ پر سوال اٹھایا۔روڈیم چین کے لیے مخصوص تحقیق پیش کرتا ہے۔سب سے بڑھ کر، ٹیکنالوجی کی سپر پاور بننے کے چین کے منصوبے کو امریکہ کی قیادت میں مغرب کی طرف سے جدید مائیکرو چپ ٹیکنالوجی تک بیجنگ کی رسائی سے انکار کرنے پر عائد سخت پابندیوں سے شدید نقصان پہنچا ہے۔مائکروچپس کسی بھی جدید مشینری کا اعصابی مرکز ہیں۔موبائل فونز، اور آٹو موبائل سے لے کر ہوائی جہاز تک سب کچھ پلاسٹک کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر ان پرنٹ شدہ سرکٹس پر چلتا ہے۔یہ مائکرو چپ کی کارکردگی ہے جو بیلسٹک میزائل کی درستگی کا تعین کرتی ہے۔مائیکرو چپ جتنی پتلی ہوگی، اتنی ہی زیادہ کارآمد ہوگی۔ اور، یہ مائیکرو چپس کی کارکردگی ہے جو آٹومیشن اور مصنوعی ذہانت (AI) کے دنوں میں صنعت کاری کی کنجی رکھتی ہے۔دی اٹلانٹک کی ایک رپورٹ کے مطابق، امریکی کمپنی این ویڈیا کی تیار کردہ جدید ترین AI چپ 7 نینومیٹر چپ سے 16 گنا تیز ہے جو کہ ستمبر 2023 میں چینی ٹیلی کام کمپنی ہواوے نے متعارف کرائی تھی۔ ٹی ایس ایم سی پہلے ہی امریکی اور یورپی کمپنیوں کے لیے بڑے پیمانے پر 3nm چپس تیار کر رہا ہے۔مسئلہ صرف چپس تیار کرنے میں نہیں ہے۔مغرب نہ صرف چپ مارکیٹ بلکہ چپ مینوفیکچرنگ آلات کی مارکیٹ کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔2022 میں، جو بائیڈن انتظامیہ نے امریکی کمپنیوں کو بغیر کسی خصوصی لائسنس کے چین کو جدید ترین چپس اور چپس بنانے والے آلات فروخت کرنے سے روک دیا، جس سے چینی ٹیک سیکٹر کو مؤثر طریقے سے الگ تھلگ کیا گیا۔ بائیڈن نے اپنے اتحادیوں جاپان اور نیدرلینڈز۔سیمی کنڈکٹر مشینری کے دو دیگر سرکردہ ذرائع۔کو بھی اپنی پابندیاں متعارف کرانے پر آمادہ کیا۔بائیڈن کے کنٹرول دیگر غیر ملکی چپ بنانے والی فرموں کو بھی روکتے ہیں جو امریکی ٹیکنالوجی کا استعمال کرتی ہیں۔خالص نتیجہ یہ ہے کہ چین امریکی، جاپانی، یا تائیوان کی کمپنیوں سے دگنی قیمت پر بہت کمتر 7nm چپ تیار کر رہا ہے۔ ظاہر ہے، چینی مارکیٹ کے نقصان سے مغربی کارپوریٹس کو نقصان ہوتا ہے۔ وال اسٹریٹ جرنل نے حال ہی میں اطلاع دی ہے کہ نیدرلینڈ کی ASML کس طرح امریکہ اور چین چپ جنگ میں پھنس گئی ہے۔لیکن یقین رکھیں مغرب اپنی گرفت کو ڈھیل نہیں دے گا۔ وجہ ان کے ماضی کے تجربات میں پنہاں ہے۔

پاکستان کے گرلز ہاسٹلز میں خفیہ کیمروں کے واقعات میں اضافے نے خطرے کی گھنٹی بجادی

لاہور۔16 ؍جون۔ایم این این۔لڑکیوں کے ہاسٹل میں خفیہ کیمرے لگانے کے حالیہ واقعات نے پورے پاکستان میں خاصی تشویش کو جنم دیا ہے۔لاہور پولیس نے جوہر ٹاؤن کے نجی گرلز ہاسٹل کے واش رومز میں خفیہ کیمرے ملنے پر مالکان اور عملے کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔مبینہ طور پر یہ کیمرے رہائشیوں کی ویڈیوز ریکارڈ کرنے کے لیے استعمال کیے گئے تھے، جس سے ہاسٹل کے مکینوں اور ان کے اہل خانہ کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ڈان نیوز کے مطابق یہ واقعہ اس وقت سامنے آیا جب ایک رہائشی کے چچا نے شکایت درج کروائی۔ پولیس کی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی کہ کیمرے خواتین رہائشیوں کی فحش ریکارڈنگ کرنے کے لیے لگائے گئے تھے۔ہاسٹل کے مالکان اور عملے کے متعدد ارکان سمیت ملزمان اس دریافت کے بعد موقع سے فرار ہوگئے۔ اس کے بعد پولیس نے ہاسٹل کو خالی کرا لیا ہے اور اپنی تحقیقات جاری رکھے ہوئے ہے۔یہ کوئی الگ تھلگ کیس نہیں ہے۔ ملک کے مختلف حصوں سے نجی جگہوں جیسے ہاسٹلز، شیلٹرز اور سیلون میں خفیہ کیمرے کی نگرانی کے واقعات کی اطلاع ملی ہے۔پاکستان ٹوڈے کے مطابق، ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن جیسے وکالت گروپوں نے رازداری اور وقار کی ان خلاف ورزیوں پر شدید تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ڈی آر ایف نے سی سی ٹی وی اور خفیہ کیمروں کے غیر منظم استعمال پر روشنی ڈالی ہے، اور نجی جگہوں پر خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے فوری اصلاحات کا مطالبہ کیا ہے۔پاکستان کے قومی کمیشن برائے انسانی حقوق نے بھی ان کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے انہیں رازداری پر شدید حملے اور بنیادی انسانی حقوق کی صریح خلاف ورزی قرار دیا ہے۔قومی کمیشن برائے انسانی حقوق نے غیر مجاز نگرانی کے نظام کو ختم کرنے اور ذمہ داروں کو جوابدہ ٹھہرانے کے لیے فوری اور سخت اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ان واقعات کی روشنی میں، پاکستانی حکومت سے پرائیویسی کے تحفظ اور نگرانی کی ٹیکنالوجی کے غلط استعمال سے نمٹنے کے لیے جامع ڈیٹا پروٹیکشن قوانین کا جائزہ لینے اور ان کو نافذ کرنے کا مطالبہ بڑھتا جا رہا ہے۔

سعدیہ دہلوی کا یوم پیدائش

آج سعدیہ دہلوی کا یوم پیدائش ہے۔وہ 16 جون 1957 کو دہلی میں پیدا ہوئیں اور انھوں نے 5 اگست 2020 کو دہلی میں کینسر کے مرض میں کس مپرسی کی حالت میں موت کو گلے لگایا۔میں نے ان کے انتقال پر ایک مضمون لکھا تھا۔ملاحظہ فرمائیں۔

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

معصوم مرادآبادی

یہ گزشتہ یکم اگست 2020 کا واقعہ ہے۔ملک بھر میں عید الاضحیٰ کا تہوار جوش وخروش کے ساتھ منایا جارہا تھا۔لوگ جوق در جوق سنت ابراہیمی کی پیروی میں مشغول تھے۔اچانک ٹوئٹر پر ایک نوجوان کا دردانگیز پیغام ابھرتا ہے۔”سب کو عید مبارک۔یہ ہمارے لئے ایک مشکل گھڑی ہے۔امّی اسپتال میں ہیں۔اگر ممکن ہو تو برائے مہربانی ان کے علاج کے لئے دل کھول کر امداد کیجئے۔شکریہ۔“
جس نوجوان کی طرف سے مدد طلب کی گئی تھی، وہ کسی معمولی خاندان کا چشم وچراغ نہیں تھا۔یہ ایک ایسے خوشحال گھرانے کا بیٹا تھا، جہاں کسی زمانے میں ہر عیدالاضحیٰ پر تقریباً 100 بکرے ذبح ہوتے تھے اور ہر سال جاڑوں میں غریبوں کو بانٹنے کے لئے سینکڑوں لحاف تیار کئے جاتے تھے۔جس ماں کے علاج کے لئے اس نے امداد طلب کی تھی، اس نے ایک بڑے کانوینٹ اسکول میں تعلیم حاصل کی تھی اور اس کی پرورش وپرداخت ایک ایسی عالیشان کوٹھی میں ہوئی تھی جس میں پندرہ افراد کے رہنے کے لئے چالیس کمرے تھے۔یہ کوٹھی نئی دہلی کے سردار پٹیل روڈ پر ڈپلومیٹک انکلیو میں واقع تھی اور جب اسے فروخت کیا گیا تو اس کی قیمت 75 کروڑ روپے ملی، جو تین بھائیوں میں تقسیم ہوئی۔ان میں سب سے بڑے بھائی کا نام یونس دہلوی تھا، جو مشہور زمانہ فلمی اور ادبی رسالہ ’شمع‘ کے ایڈیٹر تھے۔جس نوجوان نے اپنی ماں کے علاج کے لئے چندے کی اپیل کی تھی اس کا نام ارمان دہلوی ہے اور وہ یونس دہلوی کی بیٹی سعدیہ دہلوی کا اکلوتا بیٹا ہے۔سعدیہ دہلوی بہت نازنخروں میں پلی بڑھی تھیں۔انھوں نے گزشتہ 5 اگست 2020 کو جب کینسر جیسے موذی مرض سے لڑتے ہوئے جان ہاری تو وہ 63 برس کی ہوچکی تھیں اور کئی سال سے اس مرض سے نبرد آزما تھیں۔مرض کی تشخیص اس وقت ہوئی جب یہ چوتھی اور خطرناک اسٹیج میں داخل ہوچکا تھا۔سعدیہ دہلوی سے میری کوئی ذاتی جان پہچان نہیں تھی۔ہاں دہلی کی سماجی زندگی میں ان کے عمل دخل سے میں خوب واقف تھا۔وہ اکثر ہائی پروفائل لوگوں کے ساتھ نظر آتی تھیں اور شاندار پارٹیوں میں شرکت کرتی تھیں۔البتہ ان کے والد یونس دہلوی کو میں نے قریب سے دیکھا۔وہ اردو اخبارات کے مدیروں کی سب سے پرانی تنظیم آل انڈیا اردو ایڈیٹرس کانفرنس کے جنرل سکریٹری تھے اور میں اس تنظیم کا سکریٹری۔کانفرنس کی میٹنگوں اور جلسوں میں ان سے ملاقات ہوتی تھی اور ان کے ساتھ کام کرنے کے مواقع ملتے رہتے تھے۔اس سے قبل میں نے یونس دہلوی اور سعدیہ کو اس وقت دیکھا تھا جب 1977 میں کچھ عرصہ مجھے رسالہ ”شمع“ کے دفتر میں ادبی معمے چیک کرنے کا کام ملا تھا۔یہ ’شمع‘ کے عروج کا زمانہ تھا اور وہاں ہن برس رہا تھا۔میں نے ’شمع‘ خاندان کے عروج اور زوال دونوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔میری طرح اس شہر میں نہ جانے کتنے لوگ اس بات کی گواہی دیں گے کہ اس خاندان نے آزادی کے بعد جتنا عروج پایا اتنا شاید ہی دہلی کے کسی اور مسلم خاندان کو ملا ہو۔لیکن اتنے عروج کے بعد اس خاندان کا زوال بھی اسی تیزی کے ساتھ ہوا، جسے دیکھ کر مجھے اکثر خواجہ عزیز حسن مجذوب کا یہ شعر یاد آتا ہے۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یونس دہلوی کا گزشتہ سال فروری میں طویل بیماری کے بعد انتقال ہوا تو مجھے ان پر تفصیلی مضمون لکھنے کے لئے ضروری مواد کی تلاش تھی۔اس کام کے لئے کئی بار سعدیہ سے میری بات ہوئی، لیکن وہ میری کوئی مدد نہیں کرسکیں۔کیونکہ اپنے والد کی موت سے وہ خاصی نڈھال تھیں اور خود بھی ایک موذی بیماری سے لڑ رہی تھیں۔بعد کو میں نے اپنی یادداشتوں کے حوالے سے یونس دہلوی اور ’شمع‘ کی صحافتی خدمات پر ایک تفصیلی مضمون قلم بند کیا، جو ماہنامہ ’آج کل‘ میں شائع ہوا تھا۔یونس دہلوی کے انتقال کی اطلاع ملنے کے بعد جب میں نے ان کی تدفین کے بارے میں سعدیہ سے تفصیل پوچھی تو انھوں نے بتایا تھا کہ وہ شیدی پورہ قبرستان میں دفن ہوں گے، جو پرانی دہلی میں عیدگاہ کے قریب واقع ہے۔میرے لئے اس قبرستان کا نام بالکل نیا تھا۔بعد کو معلوم ہوا کہ یہ پنجابی سوداگران برادری کا مخصوص قبرستان ہے اور اس میں دہلی کی پنجابی برادری کے لوگ دفن ہوتے ہیں۔سعدیہ دہلوی کو بھی 6 اگست 2020 کو اسی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔حالانکہ وہ چاہتی تھیں کہ انھیں درگاہ حضرت نظام الدین کے قریب واقع اس قبرستان میں دفن کیا جائے جہاں وہ اکثر جمعرات کو جایا کرتی تھیں، لیکن ان کی یہ آرزو پوری نہیں ہوئی۔انھیں خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت نظام الدین اولیاء سے بڑی عقیدت تھی اور اسی عقیدت نے انھیں تصوف کی طرف مائل کیا تھا۔انھوں نے حضرت نظام الدین اور صوفی ازم پر انگریزی میں کئی کتابیں لکھیں۔وہ دہلی کی تاریخ اور ثقافت پر انگریزی اخبارات میں اکثر مضامین لکھا کرتی تھیں۔دہلی کے کھانوں اور ان کے بنانے کے طریقوں پر بھی انھوں نے ایک کتاب لکھی تھی جو خاصی مقبول ہوئی۔خود انھوں نے اپنی والدہ کے ساتھ مل کر نئی دہلی کے چانکیہ پوری علاقہ میں ’الکوثر‘ کے نام سے ایک کباب کارنر کھولا تھا۔سعدیہ دہلوی کے انتقال سے دہلی کے سماجی، تہذیبی اور ادبی حلقوں میں سوگ کی لہر ہے۔’ہندوستان ٹائمز‘ اور ’انڈین ایکسپریس‘ جیسے انگریزی اخبارات میں ان پر مضامین شائع ہوئے ہیں۔سعدیہ دہلوی کا تعلق پرانی دہلی کے ایک قدامت پسند مذہبی گھرانے سے تھا۔ان کے دادا یوسف دہلوی حافظ قرآن تھے اور وہ سفید براق کرتا پائجامہ پہنتے تھے۔انھوں نے 1939 میں پرانی دہلی کے پھاٹک حبش خاں سے ’شمع‘ کی اشاعت شروع کی تھی، جسے ان کے بڑے بیٹے یونس دہلوی نے بام عروج تک پہنچایا۔بعد کو یہ خاندان پرانی دہلی سے سردار پٹیل روڈ پر ایک عالیشان کوٹھی میں منتقل ہوا۔سعدیہ کی تعلیم وتربیت اسی جدید اور خوشحالی کے ماحول میں ہوئی۔ان کی تعلیم وتربیت کا زمانہ وہ تھا جب ’شمع‘ اپنے دور کا سب سے مقبول فلمی اور ادبی رسالہ تھا۔سردار پٹیل روڈ پر واقع ان کی کوٹھی پر فلمی ستاروں کی لائن لگی رہتی تھی۔دلیپ کمار سے لے کر مینا کماری تک ایسا کون سا فلمی ستارہ تھا جو ’شمع ہاؤس‘ میں نہ آتا ہو۔’شمع‘ کا دفتر بھی پھاٹک حبش خاں سے آصف علی روڈ پر منتقل ہو چکا تھا، جہاں سے ’شمع‘ کے علاوہ ’مجرم‘، ’شبستاں‘، ’بانو‘ ’کھلونا‘ اور ہندی ماہنامہ ’سشما‘ شائع ہوتے تھے۔سعدیہ دہلوی ماہنامہ ’بانو‘ کی ایڈیٹر تھیں۔’شمع‘ کے دفتر میں 100 سے زیادہ افراد کام کرتے تھے اور ان میں کئی قابل ہستیاں تھیں جو ’شمع‘ اور دیگر جرائد کو چار چاند لگاتی تھیں۔اس ادارے سے کسی زمانے میں ’آئینہ‘ جیسا اخبار بھی نکلا تھا جس کے ایڈیٹر ظ۔انصاری مرحوم تھے۔سعید سہروردی، سلامت علی مہدی اور رحمن نیر بھی کسی زمانے میں ’شمع‘ گروپ سے وابستہ رہے۔پرانی یادوں کو تازہ کرتا ہوں تو یاد آتا ہے کہ ’شمع‘ اور اس کے مالکان کے کیسے جلوے تھے۔’شمع‘ ادبی معمّوں نے ان پر دولت کی کیسی بارش کی تھی اور دہلی میں ان کا کیسا طوطی بولتا تھا۔’شمع‘ کی اشاعت ایک لاکھ کاپیوں تک پہنچ گئی تھی اور اس میں بڑے بڑے کاروباری اداروں کے اشتہارات شائع ہوتے تھے۔ہر فلمی ستارہ اس میں شائع ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھتا تھا۔واجدہ تبسم جیسی کئی ادبی ہستیوں کو اسی سے شہرت اور دولت ملی۔لیکن آج جب کبھی میں آصف علی روڈ سے گزرتا ہوں تو ’شمع‘ کے کھنڈر نما دفتر کو دیکھ کر میرا دل خون کے آنسو روتا ہے۔’شمع‘ ’سشما‘ ’کھلونا‘ ’بانو‘ اور ’شبستاں‘ کے بورڈ وہاں آج بھی آویزاں ہیں لیکن ان پر وقت کی اتنی گرد جم چکی ہے کہ انھیں پہچاننا مشکل ہے۔مجھے یہ لکھتے ہوئے رنج ہو رہا ہے کہ ’شمع‘ کے بند ہونے کے بعد یونس دہلوی، ادریس دہلوی اور الیاس دہلوی نے گمنامی کی زندگی گزاری اور وہ آہستہ آہستہ لوگوں کی یادداشت سے محو ہوتے چلے گئے۔یہاں تک کہ ادریس دہلوی اور الیاس دہلوی کے بارے میں لوگوں کو یہ بھی نہیں معلوم ہوسکا کہ ان کا انتقال کب ہوا اور وہ کہاں دفن ہوئے۔اگر یونس دہلوی کے انتقال کی خبر مجھ تک نہیں پہنچتی تو شاید ان کے بارے میں بھی لوگوں کو نہیں معلوم ہوتا۔ سعدیہ دہلوی دراصل ایک بے چین روح کا نام تھا۔وہ ایک پارہ صفت خاتون تھیں۔ان کی پہلی شادی کلکتہ کی مشہور سماجی شخصیت خان بہادر محمد جان کے بیٹے محمد سلیمان سے ہوئی تھی جو زیادہ دنوں چل نہ سکی اور جلد ہی علاحدگی ہوگئی۔مرحومہ نے اس کے بعد 1990 میں ایک پاکستانی شہری رضا پرویز سے شادی کی، جو ان سے عمر میں بیس برس بڑے تھے اور دو جوان بیٹوں کے باپ تھے۔دونوں نے کچھ وقت کراچی میں گزارا جہاں 1992 میں ان کا بیٹا ارمان پیدا ہوا۔اس شادی کا بندھن 12 سال بعد اس وقت ٹوٹا جب ان کے خاوند نے بذریعہ ای میل انہیں تین مرتبہ طلاق لکھ کر بھیجا۔ہندستان میں ای۔میل کے ذریعہ طلاق کا یہ پہلا واقعہ تھا۔اس شادی کے نکاح نامے پر مشہور انگریزی صحافی خشونت سنگھ نے بطور وکیل دستخط کئے تھے، جن کا سعدیہ سے قریبی تعلق تھا۔اپنی ایک انگریزی تصنیف خشونت سنگھ نے سعدیہ کے نام معنون کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”سعدیہ دہلوی کے نام، جس نے مجھے اس قدر محبت اور بدنامی دی جس کا میں سزاوار نہ تھا“۔خشونت سنگھ نے اپنی ایک کتاب میں سعدیہ دہلوی کی تصویر سرورق پر استعمال کی تھی اور اس میں ان پر ایک باب بھی لکھا تھا۔سعدیہ جذباتی طور پر انتہائی سیماب صفت اور بڑی حد تک منہ پھٹ خاتون تھیں۔انھوں نے اپنی زندگی میں کئی تجربات کئے لیکن وہ کامیاب نہیں ہوسکیں۔وہ ایک کامیاب تاجر، ایک صحافی اور نہ جانے کیا کیا بننا چاہتی تھیں، لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکیں۔انھیں گھوڑسواری کا بھی بہت شوق تھا۔ان کے انتقال پر مجھے مرزا غالب کا یہ شعر یاد آتا ہے۔

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک ’شمع‘ رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

عامر خان نے اپنی والدہ کی 90 ویں سالگرہ منائی!

گھر والوں کے ساتھ تصاویر منظر عام پر آگئیں

ممبئی، 15 جون (ایم ملک) بالی ووڈ کے مسٹر پرفیکشنسٹ عامر خان نے اپنی والدہ زینت حسین کی 90 ویں سالگرہ اپنے ممبئی کے گھر میں دھوم دھام سے منائی۔اس خاص موقع کو مزید خاص بناتے ہوئے، انہوں نے ملک بھر سے اپنے 200 سے زائد خاندان کے افراد اور دوستوں کو مدعو کیا۔اس طرح اس نے اپنی والدہ کی سالگرہ کو ایک خوشگوار خاندانی جشن میں بدل دیا۔عامر خان کی اپنی والدہ کے لیے بے پناہ محبت ان کی 90 ویں سالگرہ کے موقع پر دیکھی گئی، جب انہوں نے جشن منانے کے لیے پوری فیملی کو اکٹھا کیا۔اس موقع پر سب نے روایتی لباس زیب تن کیا۔اس دوران خاندان کے کئی افراد، دوست احباب اور مشہور شخصیات نے بھی شرکت کی۔ایسے میں عامر خان اور سب نے مل کر کیک کاٹا۔عامر خان ایک ایسے اداکار ہیں جو اپنی والدہ زینت حسین سے بہت پیار کرتے ہیں، یہی نہیں سپر اسٹار ان کے ساتھ ایک خاص رشتہ بھی شیئر کرتے ہیں۔اداکار اپنی ماں کے بہت قریب ہیں۔وہ اکثر اپنی فلموں اور اسکرپٹ کے لیے ان سے منظوری لیتا ہے۔یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی میں ان کی والدہ کا اہم کردار ہے۔عامر خان نے اپنی والدہ سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کر کے انہیں حج کے لیے مکہ لے جایا۔یہی نہیں، انہوں نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ انہوں نے اپنی بوڑھی والدہ کی دیکھ بھال کے لیے اپنے کیریئر سے وقفہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

چمن حملے میں فرنٹیئر کور کے 3 اہلکار زخمی

کوئٹہ۔16 ؍جون۔ایم این این۔ ہفتہ کو سرحدی شہر چمن میں فرنٹیئر کور کے تین اہلکار اپنی گاڑی پر مسلح حملے میں زخمی ہوگئے۔حکام کے مطابق اہلکاروں کو اس وقت نشانہ بنایا گیا جب وہ نجی گاڑی میں چمن کے علاقے روغانی سے ایف سی ہیڈ کوارٹر جا رہے تھے۔موٹر سائیکلوں پر سوار مسلح افراد نے خودکار ہتھیاروں سے فائرنگ کی جب ایف سی کے چھ جوانوں کو لے کر جانے والی گاڑی روغانی روڈ کے علاقے سے گزری جس سے تین اہلکار زخمی ہوگئے۔پولیس اور ایف سی کے اہلکار جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور زخمی فوجیوں کو چمن ڈسٹرکٹ ہسپتال منتقل کیا۔ ہسپتال کے حکام نے بتایا کہ تین ایف سی جوانوں کی شناخت نائیک فاروق، سپاہی رحمن اللہ اور سپاہی طاہر زمان کے نام سے ہوئی، جنہیں گولیاں لگنے سے متعدد زخم آئے۔حملہ آور فائرنگ کے بعد موٹر سائیکلوں پر فرار ہوگئے۔سکیورٹی فورسز نے حملہ آوروں کی تلاش کے لیے علاقے میں سرچ آپریشن شروع کر دیا ہے۔

سابق رکن پارلیمان چکھلیکر کا محتاط انداز

اشوک راؤ چوہان کی محنت، لیکن شکست ہوئی

ناندیڑ: 16 جون (ورقِ تازہ نیوز) ناندیڑ لوک سبھا الیکشن جیتنے کے لیے بی جے پی کے بوتھ ورکرس، عہدیداران اور مسٹر اشوک راؤ چوہان نے بہت محنت کی۔ لیکن کام کرتے ہوئے میں کہیں کم پڑ گیا۔ بی جے پی کے سابق رکن پارلیمنٹ پرتاپ پاٹل چکھلیکر نے محتاط موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس کی وجہ سے شکست ہوئی ہے۔ بلولی میں اظہار تشکر کی تقریب میں چکھلیکر نے یہ بھی انکشاف کیا کہ انہوں نے یہ بیان دیا تھا کہ بے ایمانی کا جواب بے ایمانی سے دیا جائے گا، یہ اشوک راؤ کا نہیں بلکہ کارکنوں کے جذبات تھے۔ شکست کے بعد ضلع ناندیڑ میں سابق رکن پارلیمان چکھلیکر کی جانب سے ووٹروں کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ملاقاتوں کا دورہ جاری ہے۔ اتوار کی سہ پہر ناندیڑ میں صحافیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وہ بات کر رہے تھے۔ سابق وزیر بھاسکر راؤ پاٹل کھت گاؤنکر، سینا کے رکن اسمبلی بالاجی کلیانکر، اوم پرکاش پوکرنا، بی جے پی ضلع صدر سنتوکراؤ ہمبرڈے، شہر صدر دلیپ کندکرتے، ایڈووکیٹ کشور دیشمکھ، منگیش کدم، پروین سالے وغیرہ موجود تھے۔ چکھلیکر نے مزید کہا کہ میں نے لوک سبھا انتخابات میں شکست کے بعد کسی پر الزام نہیں لگایا۔ بلولی میں منعقدہ پروگراموں میں کارکنوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ ایک لیڈر کی حیثیت سے میرا کام کارکنوں کو مطمئن کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے ایمان لوگوں کو بے ایمانی سے جواب دوں گا، یہ بیان کارکن کے جذبات تھے، لیکن اس کی غلط تشریح کی جا رہی ہے۔ میرا کسی پر کوئی الزام نہیں ہے، اس کے برعکس میں نے پانچ سال ایمانداری سے عوام اور کارکن کے کام کیے ہیں۔ لیکن میں کہیں کم پڑ گیا، اس کی وجہ سے مجھے شکست ہوئی۔ اس وقت مراٹھا ریزرویشن کا مسئلہ، مسلم کمیونٹی کی ناراضگی اور اپوزیشن کی طرف سے آئین میں تبدیلی کا پروپیگنڈہ پھیلایا گیا۔ اس کی وجہ سے بی جے پی کو ناندیڑ اور ریاست کے دیگر مقامات پر شکست ہوئی ہے۔ اشوک راؤ چوان بی جے پی میں آئے، یہ فیصلہ پارٹی کے اعلیٰ قائدین کا فیصلہ ہے۔ اشوک راؤ چوہان کی وجہ سے بی جے پی کو فائدہ ہوا۔ ناندیڑ لوک سبھا سیٹ جیتنے کے لیے اشوک راؤ چوہان بہت محنت کی۔ منصوبہ بندی پر کام کیا، لیکن یہ کہنا پڑے گا کہ اس بار ایم پی میری قسمت میں نہیں تھی۔ شکست کے بعد ضلع کے کچھ عہدیداروں اور ایم ایل ایز نے کام نہیں کیا، اشوک راؤ چوان کی ٹیم نے کام نہیں کیا، جیسی مختلف بحثیں اور افواہیں ہیں۔ اس کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ سب کی محنت کے باوجود یہاں شکست ہوئی۔ آئندہ اسمبلی انتخابات میں اس کا مقابلہ اشوک راؤ چوہان کی قیادت میں کیا جائے گا۔ گرینڈ الائنس ناندیڑ ضلع میں نو سیٹوں پر الیکشن لڑے گا۔ لوک سبھا کے بعد دوبارہ زیر بحث آنے والے قندھار حلقہ میں مہایوتی کا امیدوار ہوگا، لیکن پارٹی لیڈر فیصلہ کرے گا کہ کون امیدوار ہوگا۔ اس طرح کا بیان سابق رکن پارلیمان چکھلی کرنے دیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چکھلی کر قندھار حلقہ کے لیے تیار ہیں۔

کل اخبار شائع نہیں ہوگا

بروز پیر 17/جون 2024 کو عیدالاضحیٰ ہونے پر دفتر روزنامہ ورق تازہ کو تعطیل رہے گی اسلئے کل بروز منگل 18 جون کو اخبار ہذا کی اشاعت عمل میں نہیں آئے گی۔ اسلئے قارئین ومشتہرین حضرات اس بات کا نوٹ لیں۔

سرکیولیشن مینجر
روزنامہ ورق تازہ ناندیڑ

سری لنکا۔انڈیا زمینی رابطہ منصوبہ تکمیل کے قریب۔سری لنکائی صدر

کولمبو۔?16 جون۔ ایم این این۔ سری لنکا کے صدر رانیل وکرما سنگھے نے اتوار کو اعلان کیا کہ ہندوستان کے ساتھ زمینی رابطہ قائم کرنے کے لیے فزیبلٹی اسٹڈی مکمل ہونے کے قریب ہے۔ علاقائی ترقی کا معائنہ کرنے کے لیے منار کا دورہ کرتے ہوئے، وکرم سنگھے نے بتایا کہ فزیبلٹی اسٹڈی کا ابتدائی مرحلہ مکمل ہو چکا ہے اور آخری مرحلہ جلد ہی مکمل ہوجائے گا

رفح میں سات دیگر فوجیوں کے ساتھ

مارا جانے والا اسرائیلی کیپٹن وسیم محمود کون ہے؟

رفح: ہفتے کی شام اسرائیلی فوج نے ایک بکتر بند انجینیر نگ پرسنل کیریئر کو غزہ میں رفح کے قریب پیش آنے والے حادثے کی مختصر تفصیلات جاری کیں۔ یہ حادثہ مقامی سطح پر تیار کردہ نامر کیریئر کے ساتھ ہفتے کی صبح 5:15 بجے شہر کے مضافات میں واقع "تل السلطان" پناہ گزین کیمپ کے قریب سے گذرتے ہوئے پیش آیا تھا۔ فوج نے دعویٰ کیا کہ جب ایک دھماکہ خیز آلہ اس کے مرکز سے ٹکرا گیا تو گیواتی بریگیڈ بٹالین کے انجینیر ز اور بکتر بند اہلکاروں نے مل کر تقریباً 50 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا۔ آپریشن کے بعد یونٹ نے اپنا مشن مکمل کیا اور "اسٹارٹنگ پوائنٹ" کی طرف لوٹ گئی۔ 'العربیہ ڈاٹ نیٹ' کو اسرائیلی فوج کے بیانات کے عبرانی اخبار 'یدیعوت احرونوت' کی انگریزی ویب سائٹ کے ترجمے کے بعد معلوم ہوا بغیر پیشگی فائرنگ یا خطرے کی پیش گوئی کے بکتر بند گاڑی ایک زور دار دھماکے سے شدید نوعیت کی آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آ گئی اور اس میں موجود تمام

افراد جل کر ہلاک ہوگئے۔ یہ گاڑی قافلے میں شامل پانچویں یا چھٹی گاڑی تھی۔ گاڑی ایک خطرناک نوعیت کی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی تھی۔ فوج نے مارے جانے والے آٹھ فوجیوں کے بارے میں کوئی معلومات جاری نہیں کیں۔ البتہ ایک فوجی کی شناخت وسیم محمود کے نام سے کی ہے جو درز قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ جزیرہ نما النقب کے نواحی علاقے 'بیت جن' کا رہائشی ہے۔ 23 سالہ محمود 601 ویں انجینیر نگ کور میں ڈپٹی کمپنی کمانڈر کے عہدے پر تھا۔ یہ یونٹ 402 ویں ریلوے بریگیڈ کی بٹالین کا حصہ ہے۔ اسرائیلی اخبار کی ویب سائٹ نے مقتول کیپٹن کے چچا شریف غانم کے حوالے سے بتایا کہ ان کا بھتیجا جنگ کے آغاز میں زخمی ہونے کے بعد غزہ کی پٹی میں لڑنے کے لیے دوبارہ گیا تھا۔ جو کچھ ہوا وہ بہت بڑا سانحہ ہے۔ جنگ کے آغاز میں اس کے بازو میں گولی لگی تھی۔ اس سے ہر کوئی پیار کرتا تھا'۔ انہوں نے کہا کہ وسیم محمود سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنے زخمی بازو کی سرجری کروائے مگر اس نے جنگ ختم ہونے تک اسے ملتوی کر دیا تھا۔ بیت جن ٹاؤ?ن کونسل کے سربراہ نزیہ دبور نے عیدالاضحیٰ کی تقریبات کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ الدرز قبیلے کے روحانی پیشوا طریف نے ایک بیان جاری کیا جس میں اس نے کہا کہ "بیت جن سے تعلق رکھنے والے افسر وسیم محمود درز قبیلے کے وطن پر جان قربانی کرنے والے دیگر فراد کی طویل فہرست میں شامل ہوگئے ہیں۔

ڈکیتی معاملے میں ڈاکوؤں کو 48 گھنٹے میں گرفتار کرنے کا انتباہ

بصورت دیگر مہاراشٹر آریہ ویشیہ مہاسبھا کی جانب سے شدید احتجاج کیا جائے گا

قندھار: 16 جون (ورقِ تازہ نیوز) قندھار تعلقہ کے کوٹھا میں ایک زرعی تاجر گجانن براوار کے گھر پر ڈکیتی کی جرأت مندانہ واردات میں ڈاکو لاکھوں روپے لے اڑے۔ اس واقعہ کے بعد تاجر اور ضلع کے سبھی سماج کے لوگ خوفزدہ ہیں۔ اس سلسلے میں مہاراشٹر آریہ ویشیہ مہاسبھا اور آریہ ویش سماج کے افراد نے اتوار 16 جون کو متاثرہ شخص کی رہائش گاہ پر جا کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اس سلسلے میں 48 گھنٹے کے اندر ڈاکوؤں کو گرفتار کیا جائے بصورت دیگر مہاراشٹر آریہ ویشیہ مہاسبھا نے پوری ریاست میں سخت احتجاج شروع کرنے کا انتباہ دیا ہے۔ اس سلسلے میں قندھار کے پولس انسپکٹر چندرکانت جادھو کو ایک بیان دیا گیا اور ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ اور متعلقہ پولیس افسران سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس سلسلے میں متعلقہ پولیس افسران سے موبائل فون پر رابطہ کریں اور معاملے کی تحقیقات کریں۔ اس واقعہ کی مخالفت میں اتوار کی شام کو مہاراشٹر آریہ ویشیہ مہاسبھا کے عہدیداروں کی طرف سے دی گئی کال پر پورے کوٹھا گاؤں میں ضلع اور ریاست کے متعدد افراد نے شرکت کی۔ جائے واردات کا معائنہ کرنے کے لیے اتوار کی صبح کوٹھا گئے۔ پولیس افسران کو بیان دیا گیا۔ 48 گھنٹے میں ملزم گرفتار نہ ہونے پر سخت احتجاج کا انتباہ دیا گیا ہے۔ مہاراشٹرا آریہ ویشیہ مہاسبھا ریاستی تنظیم کے سربراہ پردیپ کوکدوار، ریاستی پبلسٹی چیف نریندر براور، ریاستی ایگزیکٹو جوائنٹ سکریٹری سدانند میدیوار، دیہی ضلع صدر وجے کنچوار، ریاستی نائب صدر ننند کمار منڈگلوار، اتم چودھری، رام پاتھیسوار، پون گدیوار، اشوک ممیدوار، ناگراسنگ، اور دیگر موجود تھے۔ اس کے علاوہ انل ناگنورور، سائی ناتھ میدیوار، وجے مہاجن، انیل وٹا موار، وکرم گووندوار، پنڈت وٹا موار، توکارام تگڈپلیوار، دنیشور کوٹاوار، سرپنچ شیوراج دیش مکھ، سہاش اپلانچوار، بھانوداس براوار، ستیش دیش مکھ، بی شنڈا، راجیش پاؤنڈ، راجیش پاؤر، بی ش براور، پروفیسر انیل موگنکر، وسمت کے ساتھ آریہ ویشیا سماج کے متعدد افراد، گاؤں کے معزز تاجر بھی موجود تھے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا پیام عید

نئی دہلی: عید قرباں حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی یادگار ہے، اور اس یادگار کو پیغمبر اسلام جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابدی اور دائمی یادگار بنا دیا ہے، یہ عید ہمیں بنیادی طور پر دو باتوں کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ ایک: عقیدہ توحید پر استقامت، دوسرے: اپنی خواہشات کو حکم الٰہی کی قربان گاہ میں نچھاور کر دینا، یہ دونوں باتیں موجودہ حالات میں نہایت اہم ہیں، ہمارے ملک میں مسلمانوں کو مختلف پہلوو?ں سے شرک سے مانوس کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، مشرکانہ نعروں کے ذریعہ، مشرکانہ تہواروں میں شرکت کی ترغیب کے ذریعہ، مشرکین کی تہذیب وثقافت کو بڑھا کر، تعلیمی اداروں میں مشرکانہ دیومالائی کہانیوں کی تعلیم دے کر، میڈیا اور فلموں کے ذریعہ، ان حالات میں یہ بات بہت

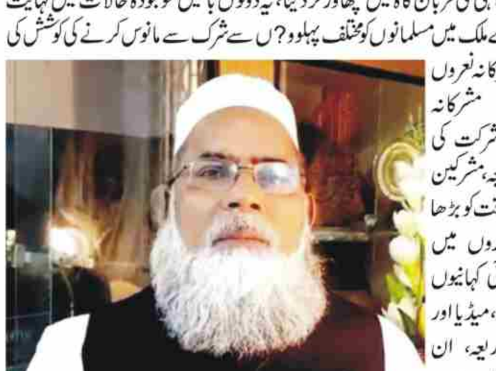

اہم ہے کہ ہم اپنی آنے والی نسل کو ایمان پر قائم رکھیں، عقیدہ توحید کو اس طرح سمجھائیں کہ وہ ان کی رگ وریشہ میں رچ بس جائے، اور شرک کا ماحول ان کو اپنے وجود میں جذب نہ کر پائے، دوسرے: چاہے کسی عمل کو کرانے کے لئے پولیس اور عدالت کی طاقت موجود نہ ہو اور چاہے ظاہری فائدہ شریعت کے خلاف عمل کرنے میں نظر آئے، پھر بھی اپنے آپ کو شریعت پر قائم رکھا جائے، ایک ایسے وقت میں جب کہ مسلمانوں کو قانون شریعت سے محروم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، بہت ضروری ہے کہ ہم خود اپنی رضامندی سے اپنے آپ کو شریعت کا پابند بنائیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس عید سعید کی برکتوں سے نوازے اور ہم اس ملک میں اپنے دین وایمان کی حفاظت کے ساتھ باقی رہیں۔

میں ذات پات اور مذہب کو نہیں بلکہ

عوامی مفاد کو پیشِ نظر رکھتا ہوں: سنیل تٹکرے

مہاڈ: میں ذات پات اور مذہب کو نہیں بلکہ عوامی مفاد کو پیشِ نظر رکھتا ہوں۔ میں عوامی مسائل کے حل کو زیادہ اہمیت دیتا ہوں۔ گزرے ہوئے کل پر افسوس کرنے کے بجائے آنے والے کل پر توجہ مبذول کرتے ہوئے ہمیں آگے بڑھنا ہے۔ این سی پی کے ریاستی صدر سنیل تٹکرے نے یہ باتیں مہاڈ میں منعقدہ جلسہ ?استقبالیہ میں کہیں۔ سنیل تٹکرے نے کہا کہ کل جو کچھ ہوا اس پر توجہ دینے کے بجائے اب اس بات پر توجہ مرکوز کریں کہ کل ہمارے لیے کیسا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم آئندہ اسمبلی انتخابات مہایوتی کے طور الیکشن لڑیں گے اور ریاست میں دوبارہ مہایوتی کی

حکومت قائم کریں گے۔ سنیل تٹکرے نے یہ بھی کہا کہ لوک سبھا الیکشن میں جو کچھ ہوا اسے بھول کر اسمبلی میں ایک نئی تاریخ رقم کرنی ہے۔ سنیل تٹکرے نے کہا کہ غیر مرئی طاقت صرف ایک بار آتی ہے، اب اگر آئندہ آئے گی تو گرف مہایوتی کی ہی آئے گی اور 50 ہزار ووٹوں کی اکثریت کے ساتھ آئے گی۔ انہوں نے جو کچھ ہوا ہے اس کا خود جائزہ لینے اور دوبارہ جوش وجذبے کے ساتھ کام کرنے پر زور دیا۔ اس موقع پر رائے گڑھ کے نگراں وزیر ادئے سامنت نے سنیل تٹکرے کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ اس پارلیمانی حلقے میں ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں جس طرح منفی ماحول بنایا گیا تھا اس میں آپ کی بھرپور ووٹوں سے کامیابی ایک بڑا کارنامہ ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ یہاں تین مہینوں میں ترقیاتی کاموں کا ایک سلسلہ شروع کر دیا جائیگا۔ ایم ایل اے بھرت گوگاولے نے بھی کہا کہ ہم سے جو غلطیاں ہوئی ہیں ان کو درست کر کے ہمیں آگے بڑھنا ہے۔ اب صرف مہایوتی کو کوکن میں کامیابی ملنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم عوام کی ترقی چاہتے ہیں، ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے۔ ہم جو کہتے ہیں حکومت کر رہی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ دو دنوں میں رائے گڑھ لوک سبھا حلقہ کے پین، علی باغ، مروڈ، روہا، تلہ، مانگاؤں میں جلسہ تشکر کا انعقاد ہوا۔ یہ جلسہ بھی اسی سلسلے کے تحت منعقد ہوا تھا۔ اس جلسے میں شیوسینا تعلقہ سربراہ سنیل مہاڈک، بی جے پی تعلقہ صدر جیونت دلوی، بی جے پی لیڈر پپن مہاپونکر، پدم شری ڈاکٹر باوسکر، ڈاکٹر پربھاکر جادھو، ڈاکٹر چندر شیکھر دابھاڈکر وغیرہ سمیت مہایوتی کے تمام عہدیدار اور کارکنان بڑی تعداد میں موجود تھے۔

نئے فوجداری قوانین یکم جولائی سے لاگو ہوں گے۔ وزیر قانون میگھال

نئی دہلی۔?16 جون۔ ایم این این۔ وزیر مملکت (?زادانہ چارج) قانون اور انصاف، ارجن رام میگھوال نے اتوار کو کہا کہ نئے فوجداری قوانین، یعنی بھارتیہ نیا سنہتا، بھارتیہ سرکشا سنہتا، اور بھارتیہ ساکشیہ ادھینیم، یکم جولائی 2024 کو نافذ ہو جائے گا۔ تعزیرات ہند، کریمنل پینل کوڈ اور انڈین ایویڈینس ایکٹ تبدیل ہو رہے ہیں۔ مناسب مشاورتی عمل کی پیروی کرنے اور لاء کمیشن آف انڈیا کی رپورٹوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے، تینوں قوانین میں تبدیلی کی گئی ہے۔ میگھوال نے کہا، "یہ تینوں قوانین یکم جولائی سے بھارتیہ نیائے سنہتا، بھارتیہ سرکشا سنہتا اور بھارتیہ ساکشیہ ادھینیم کے ناموں سے نافذ کیے جائیں گے۔ تینوں نئے قوانین کے لیے تمام ریاستوں میں تربیتی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے روشنی ڈالی کہ بیورو آف پولیس ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ (بی پی آر ڈی) اس کے لیے تربیت فراہم کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا، "ہماری جوڈیشل اکیڈمیاں، نیشنل لاء یونیورسٹیاں بھی اس کے لیے تربیت فراہم کر رہی ہیں۔ سب کچھ ساتھ ساتھ چل رہا ہے اور یکم جولائی سے، یہ تینوں قوانین جو فوجداری نظام انصاف کے لیے اہم ہیں، ملک میں نافذ کیے جائیں گے۔" قابل ذکر بات یہ ہے کہ بھارتی شہری سرکشا سنہتا کے تحت، عام فوجداری قوانین کے تحت پولیس کی حراست کو جرم کی نوعیت کے لحاظ سے 15 دن سے بڑھا کر 90 دن کر دیا گیا ہے۔ بھارتیہ نیائے سنہتا میں 358 سیکشن ہوں گے۔ بل میں کل 20 نئے جرائم کا اضافہ کیا گیا ہے اور ان میں سے 33 کی قید کی سزا میں اضافہ کیا گیا ہے۔ جرمانے کی رقم میں 83 جرائم میں اضافہ کیا گیا ہے اور 23 جرائم میں لازمی کم سے کم سزا متعارف کرائی گئی ہے۔

بقرعید پرامن طریقے سے منانے کی اپیل

امن کمیٹی کے اجلاس کا انعقاد

ناندیڑ: 16/جون۔ (ورق تازہ نیوز) بقرعید کے تہوار کے موقع پر ضلع میں امن وامان برقرار رہے۔ ضلع پولیس کے سپرنٹنڈنٹ سری کرشنا کوکاٹے نے سبھی سے اپیل کی کہ وہ قواعد پر عمل کریں تاکہ ضلع اور شہر میں عیدالاضحیٰ کا تہوار پرامن اور ہم آہنگی سے منایا جاسکے۔ اس موقع پر انہوں نے تمام محکموں کو ضلع میں امن وامان برقرار رکھنے کی ہدایت کی۔ آج ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آفس کے منتھن ہال میں ضلع سطح کی امن کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس موقع پر بات کر رہے تھے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ڈاکٹر کھنڈرائی دھرنے اور ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر مہیش واڈاکر اور امن کمیٹی کے ارکان اور تمام متعلقہ محکموں کے سربراہان وغیرہ موجود تھے۔

خاتون کے گلے سے منگل سوتر چھین لیا

ناندیڑ: 16/جون۔ (ورق تازہ نیوز) 12 جون کی صبح سیر کے لیے گئی 44 سالہ خاتون کا 90 ہزار روپے کا منگل سوتر زبردستی توڑ کر چوری کر لیا۔ دھن شری اویناش بدوائی نامی خاتون وکاس نگر کوٹھا میں رہتی ہیں۔ 12 جون کو صبح تقریباً 7 بجے جب وہ روی نگر کوٹھہ تاماما چوک روڈ پر مارننگ واک کر رہی تھی۔ مالوادکر کمپلیکس کے قریب دو پہیہ پر آئے دو چوروں نے اس کے گلے سے 90,000 روپے کا سونے کا منگل سوتر زبردستی چوری کر لیا۔ ناندیڑ دیہی پولیس نے اس واقعہ کو مقدمہ نمبر 447 / 2024 کے طور پر درج کیا ہے۔ پولیس سب انسپکٹر مہیش کورے مزید تفتیش کر رہے ہیں۔

ذبیحہ گاؤ کا الزام' مسلمانوں کے مکانات منہدم، ملزمین کی تلاش جاری

مانڈلا: ریاست میں بیف کی غیر قانونی تجارت کے خلاف کارروائی کے ایک حصہ کے طور پر مدھیہ پردیش کے قبائلی غلبہ والے مانڈلا علاقہ میں 11 افراد کی جانب سے سرکاری اراضی پر تعمیر کردہ مکانات کو منہدم کر دیا گیا۔ منڈلا کے سپرنٹنڈنٹ ا?ف پولیس رجت سکلیچا نے پی ٹی ا?ئی کو بتایا کہ یہ خفیہ اطلاع ملنے پر کہ نین پور کے بھین واہی علاقہ میں ذبیحہ کے لیے کثیر تعداد میں گائیوں کو رکھا گیا ہے' یہ کارروائی کی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ ایک ٹیم کو فوری وہاں پر بھیجا گیا۔ ہم نے ملزمین کے مکانات کے پچھلے حصہ میں 150 گائیں بندھی ہوئی پائیں۔ تمام 11 ملزمین کے گھروں کے ریفریجریٹرس سے گائے کا گوشت برا?مد ہوا۔ ہمیں جانوروں کی چربی' مویشیوں کے چمڑے اور ہڈیاں بھی دستیاب ہوئے جو ایک کمرہ میں رکھے گئے تھے۔ مقامی سرکاری ماہر حیوانات نے اس بات کی توثیق کی ہے کہ ضبط کردہ گوشت بیف ہے۔ ہم نے ثانوی ڈی این اے تجزیہ کے لیے چند نمونے بھی حیدرا?باد بھیجے ہیں۔ ایس پی نے بتایا کہ 11 ملزمین کے مکانات منہدم کر دیئے گئے کیونکہ وہ سرکاری اراضی پر بنائے گئے تھے۔ ایس پی نے مزید کہا کہ گائے کا گوشت برا?مد ہونے پر جمعہ کی رات دیر گئے ایک ایف ا?ئی ا?ر درج کر لی گئی۔ ایک ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے جبکہ باقی 10 کی تلاش جاری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 150 گائیوں کو گاو?شالا بھیج دیا گیا ہے۔ بھینس واہی علاقہ کچھ عرصہ سے گائیوں کی اسمگلنگ کا مرکز بن چکا ہے۔ مدھیہ پردیش میں گائے کا ذبیحہ ایک قابل سزا جرم ہے جس کی پاداش میں 7 سال کی سزائے قید سنائی جاسکتی ہے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ دو ملزمین کی مجرمانہ ہسٹری بھی نکالی گئی ہے اور باقی افراد کا پتہ چلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ تمام ملزمین مسلمان ہیں۔

مرکزی وزیر گڈکری پیر کو سری نگر میں اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کریں گے

سری نگر، 16 جون۔ ایم این این۔ روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے مرکزی وزیر نتن گڈکری پیر کو سری نگر میں جموں وکشمیر میں مختلف ترقیاتی پروجیکٹوں کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کریں گے۔ حکام نے اتوار کو اس اپ ڈیٹ کا انکشاف کیا۔ ذرائع نے بتایا کہ میٹنگ کے اہم ایجنڈے میں امرناتھ یاترا کی تیاری اور جموں سری نگر قومی شاہراہ کا جائزہ لینا شامل ہے تاکہ 29 جون سے 19 اگست تک یاترا کو یقینی بنایا جا سکے۔ لوک سبھا انتخابات کے بعد روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے وزیر کے طور پر اپنے رول کو دوبارہ شروع کرنے کے بعد یہ میٹنگ جموں وکشمیر میں گڈکری کی پہلی ملاقات ہے۔ لداخ میں زوجیلا ٹنل جیسے تزویراتی طور پر اہم پروجیکٹ زیر تعمیر ہیں اور لداخ اور جموں وکشمیر کے درمیان شاہراہ کی سردیوں کی بندش پر قابو پاتے ہوئے سال بھر سڑک رابطہ فراہم کریں گے۔

جامعہ اسلامیہ دارالعلوم کربلا روڈ
مال ٹیکڑی محل جاہ کے لیے مالی تعاون کی اپیل

صدر انتظامیہ کمیٹی دارالعلوم کربلا روڈ مال ٹیکڑی محل جاہ اس بات کی گزارش کی ہے کہ گزشتہ چند سالوں سے چرم قربانی کے موقع پر دینی اداروں کا مالی تعاون چرم قربانی کے ذریعے ہوا کرتا تھا۔ لیکن بدلتی ہوئی صورتحال کے تحت چرم کی قیمت بالکل ختم ہونے کی صورت میں یہ دینی ادارے اس تعاون سے محروم ہورہے ہیں لہذا آپ حضرات بجائے چرم کے اپنی قربانی کے بعد جو قیمت اس وقت چرم کی ہوا کرتی تھی یا کچھ زیادہ دارالعلوم کربلا رود مال ٹیکڑی محل جاہ کے لیے بعذریعے نقد یا آن لائن ڈال کر اجر وثواب حاصل کرسکتے ہیں۔ جامعہ میں اس وقت ۲۱۷ طلبہ قیام کے ساتھ اور ۳۰ طالبات تعلیم میں نسوان مکتب سبیل اسلام ہتا ہئی میں 250 طلبہ اور ناندیڑ شہر کے اطراف واکناف 30 مکاتب جس میں 650 طلبہ دینی تعلیم حاصل کر رہیں۔ سالانہ خرچ 50 لاکھ سے زائد ہے۔ امید کے جامعہ کی اپیل کو قبول کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

کل تعداد 1147 طلبہ وطالبات اس ادارے سے مستفید ہورہے ہیں

SBI BAK A/c No. 52073055073 Phone : 02462-245006
IFSC Code SBIN0020050

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔